Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرّحیم　نحمدہٗ ونصلّی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 27

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

17 جمادی الاول 1425 ہجری 6 وفا 1383 ہش 6 جولائی 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 26 جون (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں کل حضور نے کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو سفر کے متعلق اسلامی آداب سے روشناس فرمایا۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جیسا کہ آدم کی نسل تمام دنیا میں پھیل گئی

ایسا ہی میری روحانی نسل اور نیز ظاہری نسل بھی تمام دنیا میں پھیلے گی

﴿......ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام......﴾

یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہاء تک جسقدر انبیا علیہم السلام کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ دیئے ہیں۔ چنانچہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام آدم رکھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اردت ان استخلف فخلقت ادم دیکھو براہین احمدیہ حصص سابقہ صفحہ ۴۹۲ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً۔ خلق ادم فاکرمہ۔ دیکھو براہین احمدیہ حصص سابقہ صفحہ ۵۰۴ دونوں فقروں کے معنے یہ ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے آدم کو پیدا کیا یعنی اس عاجز کو پھر فرمایا پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو ایک ہی رات میں تمام سیر کرادیا۔ پیدا کیا اس آدم کو۔ پھر اس کو بزرگی دی۔ ایک ہی رات میں سیر کرانے سے مقصد یہ ہے کہ اس کی تمام تکمیل ایک ہی رات میں کردی اور صرف چار پہر میں اس کے سلوک کو کمال تک پہنچایا اور خدا نے جو میرا نام آدم رکھا اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں عام طور پر بنی آدم کی روحانیت پر موت آگئی تھی پس خدا نے نئی زندگی کے سلسلہ کا مجھے آدم ٹھیرایا اور اس مختصر فقرہ میں یہ پیشگوئی پوشیدہ ہے کہ جیسا کہ آدم کی نسل تمام دنیا میں پھیل گئی ایسا ہی میری یہ روحانی نسل اور نیز ظاہری نسل بھی تمام دنیا میں پھیلے گی۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ فرشتوں نے آدم کے خلیفہ بنانے پر اعتراض کیا اور خدا تعالیٰ نے اس اعتراض کو رد کر کے کہا کہ آدم کے حالات جو مجھے معلوم ہیں وہ تمہیں معلوم نہیں۔ یہی واقعہ میرے پر صادق آتا ہے کیونکہ براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں یہ وحی الٰہی درج ہے کہ لوگ میری نسبت ایسے ہی اعتراض کریں گے جیسے کہ آدم علیہ السلام پر کئے گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وان یتخذونک الاھزواً اھذا الذی بعث اللہ۔ جاھل اومجنون۔ یعنی تجھے لوگ ہنسی کی جگہ بنالیں گے اور کہیں گے کہ کیا یہی شخص خدا نے مبعوث فرمایا ہے۔ یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ انہیں حصص براہین احمدیہ میں فرماتا ہے انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ یعنی تیرا میرے نزدیک وہ مقام ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ یہ جواب اسی قسم کا ہے جیسا کہ آدم کی نسبت قرآن شریف میں ہے۔ قال انی اعلم مالا تعلمون بلکہ یہی آیتیں بعینہٖ اگرچہ براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں نہیں مگر دوسری کتابوں میں میری نسبت بھی وحی الٰہی ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توام پیدا ہوا پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعدہ میں اور باایںہمہ میں اپنے والد کیلئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔ اور آدم کا حوا سے پہلے پیدا ہونا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ سلسلہ دنیا کا مبدء ہے اور میرا اپنی توام ہمشیرہ سے بعد میں پیدا ہونا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ میں دنیا کے سلسلہ کے خاتمہ پر آیا ہوں۔ چنانچہ چھٹے ہزار کے آخر میں میری پیدائش ہے اور قمری حساب کی رو سے اب ساتواں ہزار جاتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 112)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 25 ویں جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی شرکت حضور اقدس نے خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر جلسہ کا افتتاح فرمایا

اسلامی احکامات کی روشنی میں سفر کے آداب پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز فرمودہ 25 جون 2004ء بمقام کینیڈا

قادیان۔ (ایم ٹی اے) 25 جون آج جلسہ سالانہ کینیڈا کے افتتاح کے موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سفر کے متعلق اسلامی آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہوئے قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اس اہم مضمون پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا دنیا میں انسان مختلف وجوہات کے پیش نظر سفر کرتا ہے جن میں دینی اور دنیاوی دونوں امور شامل ہوتے ہیں آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں خالص دینی مقصد سے سفر کرکے دنیا کے دور دراز ملکوں سے اس جلسہ میں شرکت کیلئے آئے ہیں۔ ویسے بھی مومن کا کوئی بھی سفر تقویٰ سے خالی نہیں ہونا چاہئے لیکن جو سفر محض دینی اغراض کیلئے کئے جاتے ہیں وہ تو تقویٰ کے اعتبار سے اعلیٰ معیار کے ہونے چاہئیں۔ جو سفر محض دینی اغراض سے اختیار کئے جاتے ہیں ان میں انسان ہر قسم کے لڑائی جھگڑے فساد اور بدکلامی سے پرہیز کرتا ہے مہمانوں اور میزبانوں کے حقوق کا خیال کرتا ہے بلاوجہ مجلسیں لگا کر کسی کا مذاق نہیں اڑایا جاتا اسلئے ایسے خالص دینی سفر میں اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفر کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث اور آپکی دعائیں پڑھکر سنائیں۔ اور فرمایا کہ ہمیں اپنے سفروں کے موقعہ پر ان دعاؤں کا خاص خیال رکھنا چاہئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث کی روشنی میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب بھی تین آدمی اکٹھے ملکر سفر کریں تو اپنے میں سے ایک آدمی کو امیر مقرر کرلیں اور پھر اسکی کامل اطاعت کی جائے حضور نے فرمایا اگر ایک فیملی اپنا ذاتی سفر بھی کر رہی ہو تو اسمیں جو بھی بڑا ہو امیر مقرر کرکے اسکی اطاعت کا سبق بچوں کو سکھایا جائے اسطرح بچوں میں آہستہ آہستہ نظام جماعت کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کی افسوسناک اطلاع دیتے ہوئے آپ کے اوصاف حسنہ اور دینی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

والدین کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں!

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱رجون ۲۰۰۴ء میں والدین کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ والدین کو خاص طور پر دھیان رکھنا چاہئے کہ ان کے بچوں کے دوست کون ہیں اور کس مزاج کے ہیں کیونکہ دوستوں کی دوستی اور ان کے مزاج کا گہرا اثر بچوں پر پڑتا ہے حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک بچہ ۱۵-۱۶ سال کی عمر تک ماں باپ کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ نظامِ جماعت کا احترام کر رہا ہوتا ہے لیکن اچانک اس کے اندر ایک عجیب تبدیلی آتی ہے کہ وہ والدین کا مطیع و فرمانبردار نہیں رہتا ہے اور نظام جماعت سے بھی آہستہ آہستہ کٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا بچے کے کردار میں اس تبدیلی کیلئے جہاں اس کی غلط دوستی کا قصور ہوتا ہے وہیں اس کیلئے والدین بھی ایک حد تک ذمہ دار ہوتے ہیں کیونکہ بچے کے اس عمر تک پہنچنے کے وقت وہ بچے کے بدلتے ہوئے ایک خاص مزاج کو گہری نظر سے محسوس نہیں کرتے وہ اس سے کھچے کھچے سے رہتے ہیں اور صرف ضروری باتیں ہی کرتے ہیں اور بعض دفعہ یہ باتیں تربیت کے نام پر تلخی کے غلافوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ ایسی عمر میں جو سرپرستی اور دلداری کا وقت ہوتا ہے ایک خاص رجحان اپنے والدین سے نہیں پاتا تو وہ سوسائٹی میں موجود ایسے دوستوں کی طرف رخ کرتا ہے جو اس کو محبت اور دلاسا دیتے ہیں۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ بچوں کے جوان ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بھی اُن کے ساتھ دوستی کا ماحول بنائیں والدین کا گھٹا گھٹا اور اجنبیت کا سا ماحول بچوں کو ماں باپ سے الگ کر کے غلط طرف مائل کر رہا ہوتا ہے اور والدین اسے دیکھ بھی رہے ہوتے ہیں لیکن خود کو بچوں سے گھلنے ملنے اور اُن سے دوستی کا تعلق قائم کرنے میں بے بس پا رہے ہوتے ہیں ایسی صورت حال میں بچہ والدین سے تو جاتا ہی ہے نظامِ جماعت سے بھی الگ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

لہٰذا حضور اقدس نے والدین کو بالخصوص ان والدین کو جو ایسے ممالک میں رہتے ہیں جہاں آزادی کے نام پر فحاشی اور بے دینی کا دَور دورہ ہے توجہ دلائی کہ وہ اپنے جوان ہوتے بچوں اور بچیوں کے ساتھ دوستوں جیسا تعلق بنائیں ان کے دُکھ سکھ میں فراخ دلی سے شریک ہوں اور صاف سُتھری اور شریعت کے تقاضوں کے مطابق نصیحت کرنے میں ہرگز نہ ہچکچائیں۔ بچوں کو جب گھر میں ہی اچھے دوست اچھے خیر خواہ اور اچھے دلدار مل جائیں گے تو وہ ہرگز اِدھر اُدھر نہیں بھٹکیں گے بلکہ ماں باپ کے سایہ کو اپنے لئے امن و عافیت والا پا کر ان کی طرف ہی مائل ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور بحر و بر میں فساد سے بھرپور دَور ہے ایک طرف دہشت گردی کا جنون پھیلا ہوا ہے بربریت و جارحیت اپنے خونی پنجے پھیلائے ہوئے ہے تو دوسری طرف بے حیائی اور بے شرمی کا بازار گرم ہے عجیب سا ماحول بن چکا ہے ایک طبقہ تو مار دھاڑ دہشت گردی اور تعصب کا شکار ہو کر انسانیت کی قدروں کو پامال کر رہا ہے تو دوسرا طبقہ بے حیائی اور بے شرمی کے مختلف طریقے ایجاد کر کے کلبوں، مے خانوں، جوئے خانوں اور جنسی ہوا و ہوس میں مست ہو کر انسانی شرافت و عفت کو اپنے قدموں تلے روند رہا ہے۔ اور اس کا زیادہ تر شکار ہو رہے ہیں معاشرے کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں۔

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ خلافت احمدیہ کا امن و عافیت بخش مبارک سایہ ان پر دراز ہے جو دن رات جماعت کی صحیح لائنوں پر راہنمائی کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں جماعت کے نوجوان جہاں دہشت گردی اور تعصب سے کوسوں دور ہیں وہیں بھاری تعداد ایسی ہے جو شرم و حیا کے پردوں میں لپٹی ہوئی اسلامی عفت و عصمت کی علمبردار ہے اس میں شک نہیں کہ خلافت احمدیہ کے زیر سایہ ہونا ہماری خوش قسمتی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس مبارک سائے سے مکمل طور پر فیضیاب ہونے کیلئے والدین کا اپنے بچوں کے تئیں ذمہ داریوں کا احساس نہایت ضروری ہے۔

سدھار کیلئے اگر کسی بھی انسان کے سب سے قریب ترین اور مؤثر یونٹ کوئی ہو سکتا ہے تو وہ ایک بچے کیلئے اس کے والدین ہیں۔ پیدائش کے دن سے لے کر قریباً پانچ سال کی عمر تک تو ایک بچہ اپنے والدین کے قریب رہ کر ان کی حرکات و سکنات اور اقوال و افعال سے تربیت پاتا ہے ایسے میں گھر کے اندر والدین کے ساتھ بچے کے بھائی بہن یا بعض اور رشتہ دار ہو سکتے ہیں کہا جا سکتا ہے کہ والدین تو سدھار کی کوشش کرتے ہیں لیکن بڑے بھائی بہن خاندان کے دوسرے افراد صحیح تربیت نہیں ہونے دیتے حقیقت یہ ہے کہ آخر خاندان کے بھی افراد ایک نہ ایک وقت اپنے والدین کے زیر تربیت رہے ہیں اور اگر والدین اس وقت ان کی صحیح تربیت کرتے تو ممکن نہیں تھا کہ خاندان کے جن افراد کو بچے کے بگاڑنے کیلئے ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے وہ اس کو بگاڑتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک بچے کی احسن تربیت یا اس کے بگاڑ کی تمام تر ذمہ داری والدین پر ہی ڈالی ہے۔ فرمایا: ''مامن مولودِ الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھوّ دانہِ اوینصرانہ او یمجسانہ.''
کہ ہر بچہ (دین) فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اُسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔
(مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ)

واضح ہو کہ ہر بچے کو کچھ بھی بنانے میں اس کے ماں باپ کا ایک گہرا دخل ہوتا ہے اور ماں باپ کے ذریعہ سمجھائی گئی بات پتھر کی لکیر کی طرح ذہن کے پردوں پر مرقوم اور پائیدار ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے کو چونکہ اپنے والدین سے ایک فطری لگاؤ اور میلان ہوتا ہے اس لئے اِن کی تربیت کا بچے پر بہت گہرا اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔

پانچ سال کے بعد بچہ گھر کی چار دیواری سے باہر نکل کر جب سکول جاتا ہے یا اُسے دوسرے رشتہ داروں اور ملنے جلنے والوں سے پالا پڑتا ہے تو بچے کے سامنے ایک نئی اور انوکھی دنیا آتی ہے جو کہ اس کی گھریلو دنیا سے بالکل الگ ہوتی ہے وہ اس کو غور سے دیکھتا ہے اس کی خوبصورتیوں سے متاثر ہوتا ہے اور پھر اُسے اپنے اندر جذب کر لینا چاہتا ہے وہ اس کے حسن کو اپنا لینا چاہتا ہے دنیا عجیب زاویوں سے اُس کے سامنے آتی ہے وقت پر صحیح تربیت نہ ہو، نیک راہنمائی نہ ہو تو بعض دفعہ بدصورتی بھی خوبصورتی لگتی ہے اور پھر اگر مزاج اور دماغ اور سوچ بگڑ جائیں تو بدبودار چیز بھی خوشبودار میں بدل جاتی ہے ایسے میں بچے کیلئے بالغ ہونے تک والدین کا ساتھ نہایت ضروری ہے۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے بعض ماں باپ بچے سے اس کے بڑا ہونے کے بعد کسی قدر اجنبیت کا سلوک کرتے ہیں اس میں ان کی بڑائی بھی داخل ہوتی ہے اور کسی قدر شرم کا جذبہ بھی، بچے بھی کھچے کھچے اور والدین بھی الگ الگ، یہ دَور بہت خطرناک ہوتا ہے بچے کو گویا بیرونی حادثات کو دیکھنے اور اچھے بُرے کا نتیجہ نکالنے کیلئے چھوڑ دیا جاتا ہے اور پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ حادثات کا لاوا ایسا پھٹتا ہے کہ والدین پریشان و لاچار ہو جاتے ہیں ایسے میں ضرورت ہوتی ہے بچوں کے ساتھ ایک خوش خلق رفیق بننے کی ان کے بھلے بُرے کے متعلق کھل کر ان سے بات کرنے کی۔ ادب اور بزرگی کے دائرے میں رہ کر بے شک ایسی باتیں بھی سمجھائی جائیں جن کے متعلق عموماً ماں باپ بچوں سے بات کرنے سے کتراتے ہیں۔

اس دَور میں ماں باپ کی دو قسمیں ہو چکی ہیں ایک قسم کے ماں باپ وہ ہیں جو بچوں کو ٹائم دے سکتے ہیں اور دوسری قسم کے ماں باپ وہ ہیں جو اپنے دنیوی کاروبار اور ملازمتوں کی وجہ سے خود بھی سارا دن ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے وہ بس رات کے پہلے حصہ میں ایک دو گھنٹے کیلئے گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر وہ بھی سو جاتے ہیں اور ان کے بچے بھی نیند کی آغوش میں چلے جاتے ہیں اپنی مجبوریوں کی وجہ سے ایسے ماں باپ سالہا سال تک سوائے چند یوم تعطیلات کے اپنے بچوں کے ساتھ مل بیٹھ کر نہیں گزار سکتے اور ایسے بچے اپنے ماں باپ کے پیار و محبت سے مستقل طور پر محروم رہ کر احساس کمتری کے شکار ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ عجیب قسم کی ذہنی بیماریوں کو جنم دیتے ہیں اس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ماں کا گھر میں رہ کر اور گھریلو بن کر بچوں کی تربیت کرنا کس قدر فطری ہے بعض لوگ اس کمی کو گھروں میں آیا رکھ کر یا بچوں کو ہوسٹلوں میں یا بعض نرسوں کی نگرانی میں رکھ کر پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن بچے کیلئے ماں کی گود کو چھوڑ کر دوسرے کی گود چاہے کتنی ہی نرم اور گرم ہو راحت و سکون کا باعث نہیں ہو سکتی جس کوکھ میں بچہ نو ماہ خون پی کر پلتا ہے وہ اس جسم کا ایک حصہ بن کر ہی پیدا ہوتا ہے وہ پیدائش کے بعد اس کی طرف لپکتا ہے اور اسی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے اس سے معصوم شرارت کر کے اپنے جسم اور دماغ کو فرحت اور قوت دینا چاہتا ہے ایسے میں اگر دنیا میں آنے کے بعد جب اچانک کسی اور کے ساتھ زندگی گزارتا ہوا محسوس کرتا ہے تو اس کو شروع سے ہی ایک ذہنی دھکا لگتا ہے اس لحاظ سے یہ بات نہایت سنجیدگی سے سوچنے والی ہے کہ بچے کیلئے پیدائش کے بعد اُسے چلنے کی عمر تک ماں کی گود کی گرمی اور اس کے ساتھ معصوم محبت و شرارت اور لاڈ و پیار کس قدر ضروری ہے۔

جی ہاں وہی ماں کی گود ہے جہاں اگر بچے کے کان میں کلمہ طیبہ کی آواز پڑتی ہے اُسے دودھ پلاتے وقت پیار ملتا ہے دودھ شروع کرتے وقت بسم اللہ بولا جاتا ہے تو بچے کے دماغ میں یہ حسین کلمے کسی میخ کی طرح گڑ جاتے ہیں۔ پھر ماں کی گود کے ساتھ ساتھ بعض فطرتی گودیں اور بھی ہیں جن کی چاہت بچے کے دل میں ہوتی ہے۔ جی ہاں اس باپ کی گود جو اسکے جنم کا ذمہ دار ہے ان بڑے بھائیوں بہنوں کی گود جو اس کی طرح اس کوکھ سے نکلے جس کوکھ سے اس نے جنم لیا وہ ان بزرگوں سے بھی چمٹنا چاہتا ہے اور ان کی بزرگانہ محبت میں مست ہو کر اپنی معصوم آنکھیں بند کر لینا چاہتا ہے جو اس کے دادا دادی یا نانا نانی کہلاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ سب اپنائیتیں اور محبتیں ایسی ہیں جو بچے کی جسمانی ذہنی اور اخلاقی نشو و نما کیلئے ضروری ہیں لیکن آج کے اس میکانزم کے دَور میں جبکہ ہر چیز کو پیسے کے ترازو پر تولا جاتا ہے ہر چیز چاہے وہ اپنی اولاد ہی کیوں نہ ہو اُسے اقتصادی نقطہ نظر سے پرکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ محبتیں اور اپنائیتیں اجنبیتوں میں بلکہ روکھے پن میں تبدیل ہو گئی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہوسٹلوں میں رہتے ہیں ماں اُن کی تربیت گاہ نہیں رہی باپ اُن کا پُرسانِ حال نہیں رہا۔ بھائی بہن ایک دوسرے سے دُور ہیں اور چھوٹے چھوٹے فلیٹوں میں الگ رہنے اور ایک دوسرے سے ٹائم نہ نکال پانے کی وجہ سے بچے چچا تایا دادا دادی اور نانا نانی کی محبت اور ان کے واجبی احترام کا نام تک نہیں جانتے۔

ماں باپ بس اس بات پر خوش ہیں کہ وہ صبح سے شام تک انتھک محنت کر کے معقول تنخواہ پا لیتے ہیں اور رات گئے ایک دوسرے کی ضرورت کی خاطر ملاقات کر کے بچوں کو اچھی غذا اور کپڑا فراہم کر دیتے ہیں اور مہینہ میں ایک بار سکول جا کر ماں باپ میں سے کوئی ایک بچے کی پروگریس رپورٹ لے لیتا ہے اور رسمی طور پر بچے سے ایک دو باتیں ہو جاتی ہیں اور بس----! (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

خلیفہ وہی ہے جو خدا بناتا ہے۔ خدا نے جس کو چن لیا اس کو چن لیا۔

مخالفین اور منافقین جتنا مرضی زور لگالیں خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی۔

سچے وعدوں والا خدا آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲۱رمئی ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۱رہجرت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام بادکروزناخ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشھد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشھد ان محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْامِنْكُمْ وَعَمِلُوْاالصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۔وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾(سورة النور :56)

اس کا ترجمہ ہے: کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے، یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن ساتھ شرائط عائد کی ہیں کہ ان باتوں پر تم قائم رہو گے تو تمہارے اندر خلافت قائم رہے گی۔ لیکن اس کے باوجود خلافت راشدہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں صرف تیس سال تک قائم رہی۔ اور اس کے آخری سالوں میں جس طرح کی حرکات مسلمانوں نے کیں اور جس طرح خلافت کے خلاف فتنے اٹھے اور جس طرح خلفاء کے ساتھ بیہودہ گوئیاں کی گئیں اور پھر ان کو شہید کیا گیا۔ اس کے بعد خلافت راشدہ ختم ہوگئی اور پھر ملوکیت کا دور رہا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمادیا تھا اور اس ارشاد کے مطابق ہی تھا کہ اگر تم ناشکری کرو گے تو فاسق ٹھہرو گے۔ اور فاسقوں اور نافرمانوں کا اللہ تعالیٰ مددگار نہیں ہوا کرتا تو بہرحال اسلام کی پہلی تیرہ صدیاں مختلف حالات میں اس طرح گزریں جس میں خلافت جمع ملوکیت رہی پھر بادشاہت رہی پھر اس عرصہ میں دین کی تجدید کے لئے مجدد بھی پیدا ہوتے رہے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے، اس کا ویسے تو میں ذکر نہیں کر رہا۔

لیکن جو بات میں نے کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خوشخبریاں دی تھیں اور جو پیشگوئیاں آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اپنی امت کو بتائی تھیں اس کے مطابق مسیح موعود کی آمد پر خلافت کا سلسلہ شروع ہونا تھا اور یہ خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دائمی رہنا تھا اور رہنا ہے انشاء اللہ۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّة قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مسند احمد بن حنبل ـ مشکوٰة باب الانذار والتحذیر)

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس دور میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اس دائمی خلافت کے عینی شاہد بن گئے ہیں بلکہ اس کو ماننے والوں میں شامل ہیں اور اس کی برکات سے فیض پانے والے بن گئے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ایک مبارک امت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ، یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے۔

اس آخری زمانے کی بھی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمادی کہ وہ کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورة جمعہ نازل ہوئی جب آپؐ نے اس کی آیت ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہؓ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہ سوال دوہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ واپس لے آئیں گے۔

یعنی آخرین سے مراد وہ زمانہ ہے جب مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور اس پر ایمان لانے والے، اس کا قرب پانے والے، اس کی صحبت پانے والے صحابہ کا درجہ رکھیں گے۔ پس جب ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور یہ زمانہ پانے کی توفیق عطا فرمائی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کا درجہ دیا ہے۔ تو یہ بھی ضروری تھا کہ اس پیشگوئی کے مطابق خلافت علی منہاج نبوت بھی قائم رہے۔ یہاں یہ وضاحت کر دی ہے جیسا کہ پہلے حدیث (کی روشنی) میں مَیں نے کہا کہ مسیح موعود کی خلافت عارضی نہیں ہے بلکہ یہ دائمی خلافت ہوگی۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے الفاظ میں اس آیت کی کچھ وضاحت کرتا ہوں، آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے، دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشیں نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ﴿وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ

خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾(النور:۵۶)۔یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے۔ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہوگئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ایسا ہی حضرت عیسیٰ کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہوگئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہوگیا"۔

فرمایا:"سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلادے سواب ممکن نہیں ہے کہ خداتعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے"۔اور یہ وعدہ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے اس وقت تک ہے جو لوگ نیک اعمال بجالاتے رہیں گے وہ ہی خلافت سے چمٹے رہیں گے۔"اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے۔اپنی موت کو قریب سمجھو۔تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی"۔

اور فرمایا کہ:"چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کئی کھڑے ہو جائیں بیعت کرنے کے لئے بلکہ مختلف اوقات میں ایسے آتے رہیں گے۔"خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خداتعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"۔(رسالہ الوصیت. روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۷،۳۰۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خوشخبریاں بھی دے دی تھیں کہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے انشاء اللہ خلافت دائمی رہے گی اور دشمن دو خوشیاں کبھی نہیں دیکھ سکے گا کہ ایک تو وفات کی خبر اس کو پہنچے اور اس پر خوش ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایسے بھی تھے جنہوں نے خوشیاں منائیں اور پھر یہ کہ وہ جماعت کے ٹوٹنے کی خوشی وہ دیکھ سکیں گے، یہ کبھی نہیں ہوگا۔دشمن نے بڑا شور مچایا، بڑا خوش تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ ﴿مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾ کا ہمیں نظارہ بھی دکھایا۔اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب کافی عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، طبیعت کمزور ہو چکی ہے اور شاید اس طرح خلافت کا کنٹرول نہ رہ سکے اور شاید وہ خلافت کا بوجھ نہ اٹھا سکیں اور انجمن کے بعض عمائدین کا خیال تھا کہ اب ہم اپنی من مانی کر سکیں گے۔کیونکہ عمر کی وجہ سے بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو اگر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں نہ بھی پیش کریں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ان کو پتہ نہیں چلے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنے کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس فتنہ کو دبایا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبایا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔

آپ فرماتے ہیں:

"چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں، عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں کس میں قوت انسانیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ ﴿وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ﴾ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ۔(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۲۵۵)

فرمایا کہ:"مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے"۔

(الفرقان، خلافت نمبر۔مئی جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۸)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:"کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔یہ کام تو ایک مُلاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفے کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے"۔(الفرقان، خلافت نمبر۔مئی جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۸)

پھر دنیا نے دیکھا کہ آپ کے ان پرزور خطابات سے اور جو آپ نے اس وقت براہ راست انجمن پر بھی ایکشن لئے، جتنے وہ لوگ باتیں کرنے والے تھے وہ سب بھیگی بلی بن گئے، جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔اور وقتی طور پر ان میں کبھی کبھی ابال آتا رہتا تھا اور مختلف صورتوں میں کہیں نہ کہیں جا کر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن انجام کار سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ملا۔پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات ہوئی۔اس کے بعد پھر انہیں لوگوں نے سر اٹھایا اور ایک فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی، جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور بہت سارے پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی طرف مائل بھی کر لیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر خلافت کا انتخاب ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ہی جماعت خلیفہ منتخب کرے گی۔اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے ان شور مچانے والوں کو، انجمن کے عمائدین کو یہ بھی کہہ دیا کہ مجھے کوئی شوق نہیں خلیفہ بننے کا، تم جس کے ہاتھ پر کہتے ہو میں بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔جماعت جس کو چنے گی میں اسی کو خلیفہ مان لوں گا۔لیکن جیسا کہ میں نے کہا ان لوگوں کو پتہ تھا کہ اگر انتخاب خلافت ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی خلیفہ منتخب ہوں گے۔اس لئے وہ اس طرف نہیں آتے تھے اور یہی کہتے رہے کہ فی الحال خلیفہ کا انتخاب نہ کروایا جائے۔ایک، دو، چار دن کی بات نہیں، چند مہینوں کے لئے اس کو آگے ٹال دیا جائے، آگے کر دیا جائے اور یہ بات کسی طرح بھی جماعت کو قابل قبول نہ تھی۔جماعت تو ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونا چاہتی تھی۔آخر جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خلیفہ منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔اور اس وقت بھی مخالفین کا یہ خیال تھا کہ جماعت کے کیونکہ پڑھے لکھے لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور خزانہ ہمارے پاس ہے اس لئے چند دنوں بعد ہی یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا اور خوف کی حالت کو پھر امن میں بدل دیا اور دشمنوں کی ساری امیدوں پہ پانی پھیر دیا اور ان کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں۔

پھر خلافت ثانیہ میں 1934ء میں ایک فتنہ اٹھا اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دبا دیا اور جماعت کو مخالفین کوئی گزند نہیں پہنچا سکے۔ان کا دعویٰ تھا کہ ہم پتہ نہیں کیا کر دیں گے۔پھر 1953ء میں فسادات اٹھے۔جب پاکستان بن گیا اس وقت دشمن کا خیال تھا کہ اب ہماری حکومت ہے یہاں انگریزوں کی حکومت نہیں رہی اب یہاں انصاف تو ہم نے ہی دینا ہے اور ان لوگوں کو انصاف کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا اس لئے اب تو جماعت ختم ہوئی کہ ہوئی۔لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو ان سخت حالات اور خوف کی حالت سے ایسا نکالا کہ دنیا نے دیکھا کہ جو دشمن تھے وہ تو تباہ و برباد ہو گئے، وہ تو ذلیل و خوار ہو گئے لیکن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی شان کے ساتھ پھر آگے قدم بڑھاتی ہوئی چلتی چلی گئی۔

غرض کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور 52 سال رہا اور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا تھا۔کئی زبانوں میں آپ کے زمانے میں تراجم قرآن کریم ہوئے۔بیرونی دنیا میں مشن قائم

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

ہوئے۔ افریقہ میں، یورپ میں مشنز قائم ہوئے اور بڑی ذاتی دلچسپی لے کر ذاتی ہدایات دے کر۔ اس زمانے میں دفاتر کا بھی نظام اتنا نہیں تھا۔ خود مبلغین کو براہ راست ہدایات دے دے کر اس نظام کو آگے بڑھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہندو پاکستان میں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اور خاص طور پر افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوئیں۔ پھر دیکھیں آپ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں، رد و بدل کی۔ اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لئے خطرہ نہ بن سکے۔ پھر ذیلی تنظیموں کا قیام ہے، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، آپ کی دُور رس نظر نے دیکھ لیا کہ اگر میں اس طرح جماعت کی تربیت کروں گا کہ ہر عمر کے لوگوں کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلاؤں اور وہ یہ سمجھنے لگیں کہ اب ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کو سنبھالنا ہے اور ہر فتنے سے بچانا ہے۔ اپنے اندر نیک تبدیلی اور پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے قوم کے لوگوں میں تو پھر اس قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فعال ہیں اور آج جرمنی کی خدام الاحمدیہ بھی اسی سلسلے میں اپنا اجتماع کر رہی ہے۔ تو یہ بھی ایک بہت بڑی انتظامی بات تھی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں جاری فرمائی۔ پھر تحریک جدید کا قیام ہے، جب دشمن یہ کہہ رہا تھا کہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اس وقت آپؓ نے تحریک جدید کا قیام کیا اور پھر بیرون ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ پھر وقف جدید کا قیام ہے جو پاکستان اور ہندوستان کی دیہاتی جماعتوں میں تبلیغ کے لئے تھا۔ اب تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں پھیل گئی۔ غرضیکہ اتنے کام ہوئے ہیں اور اسی شخص کو جس کو اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے اور عقلمند اور جماعت کو چلانے کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے تھے کہ یہ بچہ ہے اس کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور ہے اور یہ کچھ نہیں کر سکتا اسی بچے نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کو بھی پورے کرنے والے ہوگئے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:

"جو خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کل خیالات کو یکجا جمع کرنا ہے۔ اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے۔ ممکن ہے کسی ایک بات میں دوسرا شخص اس سے بڑھ کر ہو۔ ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر کے لئے صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ پڑھاتا اچھا ہے کہ نہیں یا اعلیٰ ڈگری پاس ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ اس کے ماتحت اس سے بھی اعلیٰ ڈگری یافتہ ہوں۔ اس نے انتظام کرنا ہے، افسروں سے معاملہ کرنا ہے، ماتحتوں سے سلوک کرنا ہے یہ سب باتیں اس میں دیکھی جاویں گی۔ اسی طرح سے خدا کی طرف سے جو خلیفہ ہوگا اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے گا۔ خالد بن ولید جیسی تلوار کس نے چلائی؟ مگر خلیفہ ابوبکر ہوئے۔ اگر آج کوئی کہتا ہے کہ یورپ میں میری قلم کی دھاک مچی ہوئی ہے تو وہ خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ خلیفہ وہی ہے جسے خدا نے بنایا۔ خدا نے جس کو چن لیا اُس کو چن لیا۔ خالد بن ولید نے 60 آدمیوں کے ہمراہ 60 ہزار آدمیوں پر فتح پائی۔ عمرؓ نے ایسا نہیں کیا"۔ (حضرت عمرؓ نے) "مگر خلیفہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے وقت میں بڑے جنگی سپہ سالار موجود تھے، ایک سے ایک بڑھ کر جنگی قابلیت رکھنے والا ان میں موجود تھا۔ سارے جہان کو اس نے فتح کیا، مگر خلیفہ عثمانؓ ہی ہوئے۔ پھر کوئی تیز مزاج ہوتا ہے، کوئی نرم مزاج، کوئی متواضع، کوئی منکسر المزاج ہوتے ہیں، ہر ایک کے ساتھ سلوک کرنا ہوتا ہے جس کو وہی سمجھتا ہے۔ جس کو معاملات ایسے پیش آتے ہیں۔ (خطبات محمود جلد ۲ صفحہ ۷۲، ۷۳)

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ:

"میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی"۔

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۸)

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جس بھی حکومت نے ٹکر لی اس کے اپنے ٹکڑے ہو گئے۔ اور پھر خلافت رابعہ میں بھی یہی نظارے ہمیں نظر آئے۔

ایک اور جگہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے چھٹی ساتویں خلافت تک کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔ تفصیل تو میں آگے بتاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قبول ہوگا۔ یعنی انتخاب خلافت کمیٹی کے بارے میں۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا، اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا، وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔

(خطبہ جمعہ ۲۴/جنوری ۱۹۳۶ء مندرجہ الفضل ۳۱/جنوری ۱۹۳۶ء)

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد پھر اندرونی اور بیرونی دشمن تیز ہوا۔ لیکن کیا ہوا؟ کیا جماعت میں کوئی کمی ہوئی؟ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے کھولے۔ مشنوں میں مزید توسیع ہوئی۔ افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی اور پھر افریقہ کے دورے کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کا اجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، ایک رؤیا کے مطابق۔ ہسپتال کھولے گئے۔ سکول کھولے گئے۔ ہسپتالوں میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔ گورنمنٹ کے بڑے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے چھوٹے دور دراز کے دیہاتی ہسپتالوں میں لوگ اپنا علاج کرانے آتے ہیں۔ بلکہ سرکاری افسران بھی اس طرف آتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے ہسپتالوں میں جو واقفین زندگی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں وہ ایک جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے خلیفہ وقت کی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کی لاج رکھنے کے لئے ان دعاؤں کو سنتا ہے اور جہاں بھی کوئی کارکن اس جذبے سے کام کر رہا ہو کہ میں دین کی خدمت کر رہا ہوں اور میرے پیچھے خلیفہ وقت کی دعائیں ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اس میں بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ پھر سکولوں میں ہزاروں لاکھوں طلباء اب تک پڑھ چکے ہیں بڑی بڑی پوسٹ پر قائم ہیں۔ ہمارے گھانا کے ڈپٹی منسٹر آف انرجی جو ہیں انہوں نے احمدیہ سکول میں شروع میں کچھ سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ایک سکول سے دوسرے سکول میں چلے گئے وہ بھی احمدیہ سکول ہی تھا۔ اور آج ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا رتبہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں۔ افریقن ملکوں میں جائیں تو دیکھ کر پتہ لگتا ہے۔ یہ سب جو فیض ہیں اس وجہ سے ہیں کہ ڈاکٹر ہوں یا ٹیچر، ایک جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سوچ ان کے پیچھے ہوتی ہے کہ ہم جو بھی کام کر رہے ہیں ایک تو ہم نے دعا کرنی ہے، خود اللہ تعالیٰ سے فضل مانگنا ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کو لکھتے چلے جانا ہے تا کہ ان کی دعاؤں سے بھی ہم حصہ پاتے رہیں۔ اور یہ جو افریقن ممالک میں ہمارے سکول اور کالج ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا بھی ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ کل ہی سیرالیون کی رہنے والی خاتون بچوں کے ساتھ مجھے ملنے آئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں تو خاندان میں اسلام کا پتہ ہی کچھ نہیں تھا۔ احمدیہ سکول میں میں نے تعلیم حاصل کی اور وہیں سے مجھے احمدیت کا پتہ لگا اور بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جو ہمارے ان سکولوں سے تعلیم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پھر خلافت ثالثہ میں ہی آپ دیکھ لیں، 74ء کا فساد ہوا اس وقت ان کا خیال تھا کہ اب تو احمدیت ختم ہوئی کہ ہوئی، ایک قانون پاس کر دیا کہ ہم ان کو غیر مسلم قرار دے دیں گے تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ کئی شہید کئے گئے، جانی نقصان کے ساتھ ساتھ مالی نقصان بھی پہنچایا گیا۔ کاروبار لوٹے گئے، گھروں کو آگیں لگا دی گئیں، دکانوں کو آگیں لگا دی گئیں، کارخانوں کو آگیں لگا دی گئیں۔ لیکن ہوا کیا؟ کیا احمدیت ختم ہوگئی۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا قدم اور تیز ہو گیا، باپ کو بیٹے کے سامنے قتل کیا گیا، بیٹے کو باپ کے سامنے قتل کیا تو کیا خاندان کے باقی افراد نے احمدیت چھوڑ دی؟ ان میں اور زیادہ ثبات قدم پیدا ہوا، ان میں اور زیادہ اخلاص پیدا ہوا۔ ان میں اور زیادہ جماعت کے ساتھ تعلق پیدا ہوا۔ دشمن کی کوئی بھی تدبیر کبھی بھی کارگر نہیں ہوئی اور کبھی کسی کے ایمان میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر اب دیکھیں کہ ان نیکیوں پہ قائم رہنے کی وجہ سے اللہ

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

تعالیٰ نے ان کو جو جانی نقصان ہوا یا جن خاندانوں کو اپنے پیاروں کا جانی نقصان برداشت کرنا پڑا، اگلے جہان میں تو اللہ تعالیٰ نے جزا دینی ہے، اللہ نے اُن کو اِس دنیا میں بھی بے انتہا نوازا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور ایمان کے لحاظ سے بھی۔ جو پاکستان میں رہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے کاروباروں میں برکت دی۔ کئی لوگ ملتے ہیں جن کے ہزاروں کے کاروبار تھے اب لاکھوں میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جن کے لاکھوں کے کاروبار تباہ کئے گئے تھے ان کے کاروبار کروڑوں میں پہنچے ہوئے ہیں اور آپ لوگ بھی جو یہاں نکلے، اسی وجہ سے نکلے، آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی لئے نکلنے کا موقع دیا کہ جماعت پر پاکستان میں تنگیاں اور سختیاں تھیں۔ اور یہاں آ کے اگر نظر کریں پچھلے حالات میں اور اب کے حالات میں تو آپ کو خود نظر آ جائے گا کہ آپ پہ اللہ تعالیٰ کے کتنے فضل ہوئے ہیں۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کتنا آپ کو مضبوط کر دیا ہے۔ اب اس کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ لوگ اس کے آگے مزید جھکیں اور اس کے عبادت گزار بنتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں بھی یہ بات پیدا کریں کہ سب کچھ جو تم فیض پا رہے ہو یہ اس سختی اور تنگی کا فیض ہے جو جماعت پہ پاکستان میں تھی اور آج ہم اس کی وجہ سے کشائش میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک اعمال بجالانے کی شرط قائم ہے اور ہر وقت قائم ہے۔

پھر خلافت رابعہ کا دور آیا۔ پھر دشمن نے کوشش کی کسی طرح فتنہ وفساد پیدا کیا جائے لیکن جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ انتخاب خلافت کے ان حالات کے بعد جو بڑی سختی کے چند دن یا ایک آدھ دن تھے دشمن نے جب وہ سکیم ناکام ہوتی دیکھی تو پھر دو سال بعد ہی خلافت رابعہ میں ۸۴ء میں، پھر ایک اور خوفناک سکیم بنائی کہ خلیفۃ المسیح کو بالکل عضوِ معطّل کی طرح کر کے رکھ دو۔ وہ کوئی کام نہ کر سکے۔ اور جب وہ کوئی کام نہیں کر سکے گا تو جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی اور جب جماعت میں بے چینی پیدا ہوگی تو ظاہر ہے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی جائے گی، اس کا شیرازہ بکھرتا چلا جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر پر اپنی تدبیر کو کیسے حاوی کیا۔ ان کی ہر تدبیر کو کس طرح الٹا کے مارا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وہاں سے نکلنے کے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چھپ کے نکلے۔ کھلے طور پر نکلے اور سب کے سامنے نکلے اور کراچی سے دن کے وقت یا صبح شروع وقت کی ہی وہ فلائیٹ تھی۔ بہر حال وہاں کوشش بھی کی گئی کہ روکا جائے لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور وہ نہیں پہچان سکے۔ جماعت میں اس سے بڑی سچائی کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت کی ہے تو جو اس وقت سلوک ہوا تھا اس سلوک کی کچھ جھلکیاں ہم نے اس ہجرت کے وقت بھی دیکھیں اور جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت پہنچی ہمارے ایمان مزید مضبوط ہوئے۔ پھر یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کر گیا۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہو گیا۔ اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جماعت میں داخل ہونا شروع ہو گئے، پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا، ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی اور دشمن کی تدبیریں پھر ناکام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔ پہلے تو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔ پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔ غرض کہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی لے کر آ رہا تھا۔ دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہاء ہو گئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔

پھر آپ کی وفات کے بعد دشمنوں کا خیال تھا کہ اب تو یہ جماعت گئی کہ گئی اب بظاہر کوئی نظر نہیں آتا کہ اس جماعت کو سنبھال سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے سب نے دیکھے۔ بچوں نے بھی اور نوجوانوں نے بھی، مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ حتیٰ کہ غیر از جماعت بھی کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان سب نے ہی یہ نظارے دیکھے کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعے یہ ہر جگہ پہنچ رہے تھے۔ لندن میں مجھے کسی نے بتایا کہ ایک سکھ نے کہا کہ ہم بڑے حیران ہوئے آپ لوگوں کا یہ سارا نظام دیکھ کر اور پھر انتخاب خلافت کا سارا نظارہ دیکھ کر۔ پاکستان میں ہمارے ڈاکٹر نوری صاحب کے پاس ایک غیر از جماعت بڑے پیر ہیں یا عالم ہیں وہ آئے (مریض تھے اس لئے آتے رہے) اور ساری باتیں پوچھتے رہے کہ کس طرح ہوا، کیا ہوا اور پھر بتایا کہ میں نے بھی ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔ دشمن بھی وہ جس طرح کہتے ہیں نا کہ کھلے طور پر تو نہیں دیکھتے لیکن چھپ چھپ کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔ یہ سارے نظارے دیکھے اور ڈاکٹر صاحب کو کہنے لگے کہ یہ ایسا نظارہ تھا جو حیرت انگیز تھا۔ اور باتوں میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ٹھیک ہے آپ کو پھر تسلیم کرنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ تو میں نہیں کہتا، یہ مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ جماعت احمدیہ سچی نہیں ہے لیکن یہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت آپ کے ساتھ ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمارے ساتھ ہو گئی تو پھر اور کیا چیز رہ گئی۔ یہ آنکھوں پر پردے پڑے ہونے کی بات ہے اور دلوں پر پردے پڑے ہونے کی بات ہی ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت کے منصب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا محتاج نہیں ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:

"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانے میں چھ سال متواتر اس مسئلے پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے، نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔ (انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۱)

پھر آپؓ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانے کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اگر وہ احمق، جاہل اور بیوقوف ہوتا ہے"۔ پھر فرمایا کہ: "اس کے یہ معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اور اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں"۔ (الفرقان مئی جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۳۷)

میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں، اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔

مکرم میر محمود احمد صاحب نے ایک شعر کہا ؎

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ، میرا مولیٰ مجھ کو بس ‘کیا خدا کافی نہیں ہے’ کی شہادت دیکھ لی

اس کی بیک گراؤنڈ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک تو ‘کیا خدا کافی نہیں’ کی شہادت ‘اَلیسَ اللّٰہ’ کی انگوٹھی ہے جو خلیفۃ المسیح کو ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں جو آپؑ کے تین بیٹوں کو ملیں۔ اور جو ‘مولیٰ بس’ کی انگوٹھی تھی (ایک انگوٹھی جس پر ‘مولیٰ بس’ کا الہام کندہ تھا) وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے حصہ میں آئی تھی اور یہ میں نے پہنی ہوئی ہے۔ اس کے بعد میرے والد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ملی اور ان کی وفات کے بعد میری والدہ نے مجھے دے دی۔ میں تو اس کو بڑی سنبھال کے رکھتا تھا، پہنتا نہیں تھا لیکن انتخاب خلافت کے بعد میں نے یہ پہننی شروع کی ہے۔ تو ‘مولیٰ بس’ کے نظارے اور ‘کیا خدا کافی نہیں ہے’ کے نظارے مجھے تو ہر لمحہ نظر آتے ہیں کیونکہ اگر ویسے میں دیکھوں تو میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔

لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں، منافقین بھی

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچالیں، جتنا مرضی زور لگالیں، خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اٹھالے گا اور کوئی نیا خلیفہ آ جائے گا۔ لیکن حضرت خلیفہ اولؓ کے الفاظ میں میں کہتا ہوں کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا فتنہ پیدا کر سکے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے۔ افریقہ میں بھی میں دورہ پر گیا ہوں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی دیکھا نہیں تھا اس طرح ٹوٹ کر انہوں نے محبت کا اظہار کیا ہے جس طرح برسوں کے بچھڑے ملے ہوتے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ جس طرح ان کے چہروں پر خوشی کا اظہار میں نے دیکھا ہے، یہ سب کیا ہے؟۔ جس طرح سفر کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے وہ لوگ آئے، یہ سب کچھ کیا ہے؟۔ کیا دنیا دکھاوے کے لئے یہ سب خلافت سے محبت ہے جو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ پیدا کر رہا ہے وہ انسانی کوششوں سے کہاں نکل سکتی ہے۔ جتنا مرضی کوئی چاہے، زور لگالے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو باقاعدہ میں نے آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ تو یہ سب محبت ہی ہے جو خلافت کی ان کے دلوں میں قائم ہے۔ بچے اس طرح بعض دفعہ دائیں بائیں سے نکل کے سیکیورٹی کو توڑتے ہوئے آ کے چمٹ جاتے تھے۔ وہ محبت تو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دل میں پیدا کی ہے، کسی کے کہنے پہ تو نہیں آسکتے۔ اور پھر ان کے ماں باپ اور دوسرے ارد گرد لوگ جو اکٹھے ہوتے تھے ان کی محبت بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔ پھر اس بچے کو اس لئے وہ پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ وقت سے چمٹ کے اور اس سے پیار لے کر آئے ہو۔ یہ سب باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں۔ اگر کسی کی نظر ہو دیکھنے کی تبھی دیکھ سکتا ہے۔ چند لوگ اگر مرتد ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک بدفطرت اگر جاتا ہے تو جائے، اچھا ہے خس کم جہاں پاک۔ وہ اپنے بدانجام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے وہی اس کا انجام مقدر تھا جس کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کرتا ہے۔

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیحؑ سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁ ❁❁❁ ❁❁❁❁

۲۷واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت قادیان ۲۰۰۴ء

مورخہ یکم دو اور تین اکتوبر کو منعقد ہوگا

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۷ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کے انعقاد کیلئے یکم ۲ اور ۳ر اکتوبر ۲۰۰۴ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس مبارک اور للّٰہی اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور اِس اجتماع کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔ اجتماع سے متعلق ضروری ہدایات مجالس کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اعلان نکاح

- میرے بھائی مکرم محمد حفیظ صاحب بھٹی کا نکاح مورخہ ۰۴-۳-۷ کو عزیزہ مبارکہ انشاء بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر احمد حسین صاحب درویش کے ساتھ مبلغ -/۲۱۱۰۰ روپئے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھا۔ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت بنائے اور ثمرات حسنہ عطا کرے۔ آمین (اعانت بدر -/۱۰۰) (محمد افضل بھٹی سیکرٹری مال راجوری)
- مکرم S.R عبدالرؤف صاحب آف شموگہ کے بڑے بیٹے عزیز فضل احمد کا نکاح فائزہ تبسم بنت مبشر احمد صاحب منڈاسگر ہبلی کے ساتھ -/۲۱۰۰۰ روپئے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۰۴-۵-۲۸ بروز جمعۃ المبارک کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) (عبدالمالک قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے خدام الاحمدیہ بھارت کا ۳۵واں اور اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۲۶واں سہ روزہ سالانہ اجتماع مورخہ 7,6,5 اکتوبر بروز منگل- بدھ- جمعرات کو مرکز سلسلہ قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ

اجتماع کے تعلق سے تفصیلی سرکلر مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے اور رسالہ مشکوٰۃ کے جون کے شمارہ میں بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ جملہ قائدین و اراکین مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اس سرکل کے مطابق ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یاد رکھیں کہ خلفاء کرام کے ارشادات کے مطابق اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع کی غیر معمولی کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (شیراز احمد صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار سوموار منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004ء کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

کلکتہ
SHOWROOM: 237-2186, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورۂ بیلجیئم اور جرمنی کی ایمان افروز روداد

نعرہ ہائے تکبیر اور روحانی پاکیزہ نغمات کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال۔ سینکڑوں افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مسجد بیت المومن میونسٹر کا معائنہ۔ بیت الرشید ہمبرگ (جرمنی) میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسز میں شرکت اور بچوں کی حوصلہ افزائی۔ بریمن (جرمن) میں نو تعمیر شدہ مسجد کا باقاعدہ افتتاح۔ اوسنا بروک میں جماعت کی مسجد کا معائنہ

رپورٹ اخلاق احمد انجم - قسط نمبر ۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۵ رمئی بروز ہفتہ یورپ کے تین ملکوں بلجیم، جرمنی اور ہالینڈ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ صبح آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور مسجد فضل لندن سے روانہ ہوئے۔ اس موقع پر کافی تعداد میں احباب وخواتین حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مسجد فضل کے احاطہ میں جمع تھے۔ سفر پر روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

گیارہ بجے انگلستان کی سمندری بندرگاہ DOVER سے بذریعہ فیری Calais کے لئے روانگی ہوئی۔

فرانس کے مقامی وقت کے مطابق ایک بجے CALIS پہنچے تو مکرم امیر صاحب بلجیم نے ایک وفد کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ مقامی وقت کے مطابق ۲ بجکر پینتالیس منٹ پر بلجیم مشن ہاؤس پہنچے تو وہاں ۷۷۰ مرد وخواتین اور بچے حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جب حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو مشن ہاؤس نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ حضور انور نے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور ان کے نعروں کا ہاتھ ہلا کر جواب دیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

18:10 پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے لئے مارکی میں تشریف لائے اور نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد گیارہ بچوں کی تقریب آمین ہوئی جن میں دو بچے اور ۹ بچیاں تھیں۔ حضور انور نے سب بچوں سے دریافت فرمایا کہ کیا قرآن کریم سب کے اپنے ہیں۔ مربی صاحب نے بتایا کہ لائبریری سے مہیا کئے گئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ قرآن کریم میری طرف سے آپ کو تحفہ ہوں گے۔ حضور انور نے ہر بچے کو اپنے دست مبارک سے بچے کا نام لکھ کر اور دستخط کر کے قرآن کریم کے نسخے تحفۃً عطا فرمائے۔ حضور انور نے بعض بڑے بچوں سے قرآن کریم درمیان سے سنا اور فرمایا کہ جب قرآن درمیان سے شروع کیا جائے تو اَعُوذُ بِاللّٰہ کے بعد بِسْمِ اللّٰہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس تقریب کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کی درخواست پر خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے ساتھ حضور انور نے تصویر بنوائی۔ تصویر کے دوران حاضرین میں بیٹھے ہوئے نائیجر کے ایک افریقن نوجوان کو اشارہ سے حضور انور نے اپنے پاس بلایا اور انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور مارکی سے اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا جو رات دس بجے تک جاری رہیں۔

اس دوران حضور انور نے ۳۸ فیملیز کے کل ۲۰۱ ر احباب وخواتین کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ان ملاقات کرنے والوں کا تعلق پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، پرتگال، یمن، نائیجر، سیرالیون اور بلجیم سے تھا۔ 22:15 بجے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے ساتھ ۱۵ مئی کے پروگرام اپنے اختتام کو پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے یہاں قیام کے دوران نائیجر اور صومالیہ سے تعلق رکھنے والے ۲ نوجوانوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

۱۶ رمئی ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

۱۶ رمئی کو دس بج کر ۱۵ منٹ پر حضور انور جرمنی کے لئے روانہ ہوئے۔ امیر صاحب بلجیم اور جماعت کے بعض احباب بھی جرمنی کے بارڈر تک حضور انور کے قافلہ کے ساتھ آئے۔ قافلہ گیارہ بج کر چالیس منٹ پر بلجیم اور جرمنی کے بارڈر پر پہنچا۔

جرمنی جماعت کی طرف سے محترم امیر صاحب جرمنی، محترم نائب امیر ومبلغ انچارج صاحب، محترم جنرل سیکرٹری صاحب، محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ، محترم معتمد صاحب خدام الاحمدیہ، محترم اکمل صاحب، محترم بلال صاحب نمائندہ MTA جرمنی، محترم فیضان اعجاز صاحب، محترم خواجہ عبد القدوس صاحب اور محترم منہاس صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے بارڈر پر موجود تھے۔ بلجیم کے وفد نے حضور انور سے الوداعی شرف مصافحہ حاصل کیا اور قافلہ اگلی منزل یعنی بیت المومن میونسٹر (Münster) کیلئے روانہ ہوا۔ قریباً دو بجے قافلہ میونسٹر پہنچ گیا۔ مسجد بیت المومن میونسٹر پہنچنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ کا نعرہ ہائے تکبیر اور انتہائی خوش الحانی سے پڑھی جانے والی استقبالیہ نظموں اور پاکیزہ نغمات کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے کیلئے محترم ریجنل امیر صاحب ویسٹ فالن، محترم الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ میونسٹر اور محترم صدر صاحب میونسٹر کے علاوہ تین صد افراد جمع تھے۔ جس میں لجنہ اماء اللہ کی بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ دو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ بعد ازاں مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ اور انکی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ اور قافلہ کے تمام ممبران کی خدمت میں پُرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔ اس کھانے کی اجازت محترم مربی صاحب نے قبل از وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کرلی تھی۔ دو گھنٹے آرام کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اگلی منزل ہمبرگ کی طرف روانہ ہونے کے لئے تشریف لائے۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کا معائنہ کیا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ روانگی کے وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجود تمام مرد احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور اسی طرح لجنہ اماء اللہ کو بھی السلام علیکم کہتے لئے گئے۔

میونسٹر شہر سے پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر ریجن ویسٹ فالن کی ایک بڑی جماعت اوسنا بروک (Osnabrück) واقع ہے۔ جب ان کو علم ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ انکے علاقہ سے گزرے گا تو احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد راستہ میں موٹروے کے اوپر سے گزرنے والے پل پر جمع ہوگئی اور جماعت احمدیہ، خدام الاحمدیہ اور جرمنی کے جھنڈوں کو لہراتے ہوئے، ہاتھوں کو ہلا ہلا کر قافلہ کو خوش آمدید کہا۔ تقریباً 500 میٹر کے اس سفر کیلئے قافلہ کی تمام گاڑیاں موٹروے کے انتہائی دائیں طرف والے ٹریک میں آگئیں اور آہستہ آہستہ خیر مقدمی کلمات کے ساتھ استقبال کے لئے آنے والے احباب کے قریب سے گزرتی گئیں۔

شام آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ بخیر وعافیت بیت الرشید ہمبرگ پہنچ گیا۔ محترم ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہمبرگ، محترم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ ہمبرگ اور احباب جماعت ہمبرگ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ اور قافلہ کے دیگر معزز ممبران کے استقبال کا بہت وسیع انتظام کر رکھا تھا۔ محترم لوکل امیر صاحب کے ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً 1500 مرد وخواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعتی سنٹر کو رنگ برنگی جھنڈیوں کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہمبرگ میں آمد پر فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونجنے لگی۔ خوش الحانی کے ساتھ نغمات گا گا کر احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ محترم لوکل امیر صاحب، محترم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ اور ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب سیکرٹری امور عامہ جرمنی (فرینکفورٹ) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آگے بڑھ کر استقبال کیا۔

ٹھیک ساڑھے نو بجے پروگرام کے مطابق جماعت ہمبرگ اور ارد گرد کے علاقوں کی دوسری جماعتوں کے تقریباً 1500 احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

۱۷ رمئی ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت الرشید ہمبرگ میں پڑھائی۔ 300 کے لگ بھگ افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور بعض ضروری امور نپٹانے کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ صبح کے سیشن میں 78 فیملیز کے 386 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ یہ سیشن دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ اس موقع پر موجود سینکڑوں مرد وخواتین نے نماز ظہر وعصر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ادا کی۔

پروگرام کے مطابق شام پانچ بجے دوبارہ فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ شام کے سیشن میں 57 خاندانوں کے 245 افراد کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ واقفات نو بچیوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پروگرام شام ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ لوکل امارت ہمبرگ، ریجن نیڈرزاکسن اور ریجن شلیسویک میکلن برگ سے آئی ہوئی 60 واقفات نو بچیوں نے اس پروگرام میں حصہ

لیا۔تمام واقفات نو بچیوں نے بھرپور تیاری کی ہوئی تھی۔نمایاں کارکردگی دکھلانے والی بچیوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انعامات تقسیم کئے۔اور بعد ازاں تمام شریک ہونے والی بچیوں کو حجاب عطا کئے گئے۔تمام شرکاء کیلئے کھانے کے پیکٹ بھی موجود تھے جو ان میں تقسیم کئے گئے۔پروگرام کے اختتام پر دس منٹ کا وقفہ ہوا اور پھر فوراً بعد ہی واقفین نو بچوں کا پروگرام شروع ہوگیا۔اس پروگرام میں لوکل امارت ہمبرگ، ریجن نیڈرزاکسن اور ریجن شلیسویک میکلن برگ سے کل 60 واقفین نو بچے شامل ہوئے۔تمام واقفین نو بچوں نے بھی اس پروگرام کے لئے بھرپور تیاری کر رکھی تھی۔

مذکورہ بالا دونوں پروگراموں میں تلاوت، حدیث، نظم، تقریر اور ترانوں کے علاوہ سکرین کے ذریعہ جرمنی میں احمدیت کی تاریخ کے حوالہ سے بھی پروگرام پیش کئے گئے۔واقفات نو بچیوں کی کلاس میں لطائف بھی سنائے گئے۔جبکہ بچوں کی کلاس میں بڑے ہی مؤثر رنگ میں تقریر اور ترانہ پیش کیا گیا۔نمایاں کارکردگی دکھلانے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر کو انعام سے بھی نوازا۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام شرکاء میں پین تقسیم کئے۔

واقفات اور واقفین نو بچوں کے پروگرام کے لئے خصوصیت کے ساتھ ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ بیت الرشید کے بڑے ہال میں سکرین کے ذریعہ تمام پروگرام والدین کو ساتھ ساتھ دکھلایا گیا۔وقف نو کے پروگراموں کے بعد نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی۔سینکڑوں شرکاء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔پورا دن وقفوں وقفوں کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ بھی اپنی رہائش گاہ میں اور پھر خواتین کے لئے مخصوص حصہ میں تشریف لے جاکر موجود خواتین کو انتہائی مؤثر انداز میں مختلف تربیتی موضوعات پر نصائح فرماتی رہیں۔

۱۸ رمئی ۲۰۰۴ء بروز منگل:

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر مسجد بیت الرشید ہمبرگ میں پڑھائی۔تین صد سے زائد افراد جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت ملی۔

صبح نو بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو تقریباً بارہ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ 45 فیملیز کے 221 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ملاقاتوں کے بعد لوکل عاملہ کے ممبران، وقار عمل کی ٹیم اور کارکنان نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔تصاویر کے بعد بریمن کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔بڑی کثرت سے احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے 'بیت الرشید' مشن ہاؤس کے احاطہ میں موجود تھے۔ناصرات اور اطفال اپنی خوبصورت آوازوں میں ترانے پیش کر رہے تھے۔روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے خواتین، بچیوں اور مردوں اور بچوں کو ہاتھ ہلا کر الوداعی السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔دعا کے بعد 12-30 بجے بریمن کے لئے روانگی ہوئی۔بریمن میں "سو مساجد کی سکیم" کے تحت جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔الحمدللہ۔

قریباً سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ بریمن پہنچا۔مسجد میں مردوں اور خواتین کی ایک کثیر تعداد حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کو دیکھ کر خوشی اور مسرت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ایم ٹی اے جرمنی کی ٹیم پروگرام کی ریکارڈنگ کے لئے موجود تھی۔حضور انور ایدہ اللہ نے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم کہا۔حضور انور نے امیر صاحب جرمنی اور نگران صاحب سو مساجد سکیم سے مسجد کے ڈیزائن اور دوسرے امور کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات بھی دیں۔

دو بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ مسجد میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔نمازوں کے بعد حضور انور نے دس ایسے افراد کو سندات خوشنودی اپنے دست مبارک سے عطا فرمائیں جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے بہترین کام کیا اور اپنے وقت کی قربانی دی۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد میں موجود احباب جماعت کو خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ! کہ آج آپ کی اس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔امید ہے کہ نمازیں تو پہلے ہی شروع کی جاچکی ہوں گی۔آج مجھے بھی موقع مل رہا ہے کہ مَیں یہاں نماز پڑھاؤں اور اس مسجد کی Formal Opening کروں۔

حضور انور نے احمدیوں کو صفائی کے معیار کو قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ مساجد کی اصل خوبصورتی تو نمازیوں کے ساتھ ہے۔لیکن مساجد کی ظاہری صفائی بھی انتہائی ضروری ہے۔پھر حضور انور نے احباب جماعت کو آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ انتہائی محبت کرنے والے سگے بھائیوں کی طرح آپس میں اتفاق پیدا کریں۔نیز فرمایا کہ ان چند باتوں کے ساتھ امید رکھتا ہوں کہ یہ جماعت مثالی جماعت بن جائے گی۔اور آپ اردگرد کے ماحول میں دعوت الی اللہ کے ذریعہ احمدیوں کی تعداد کو بڑھائیں گے۔

کھانے اور مختصر آرام سے فارغ ہوکر حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد اور اس کے ماحول کا معائنہ فرمایا اور آرکیٹیکٹ احمدی خاتون سے مختلف سوالات دریافت فرمائے اور ساتھ ساتھ ہدایات بھی دیں۔حضور انور نے مسجد کے احاطہ میں یادگار کے طور پر ایک سیب کا پودا اپنے دست مبارک سے لگایا۔اس کے بعد حضور انور کے ساتھ لوکل عاملہ اور نمایاں خدمت کرنے والوں کے گروپ فوٹوز بھی ہوئے۔

حضور انور نے اپنے ویڈیو کیمرہ کے ساتھ مسجد کی مختلف زاویوں سے ویڈیو بنائی اور صفائی کرنے والے خدام کی درخواست پر ان کے ساتھ بھی تصویر بنوائی۔Ostabruck روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

Osnabruck میں بھی جماعت کی ایک خوبصورت مسجد ہے جہاں پہنچنے پر حضور انور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال ہوا۔کثرت سے مرد و خواتین اور بچے مسجد کے باہر احاطہ میں کھڑے اپنے پیارے آقا کی جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔جونہی حضور انور اپنی کار سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور بچیاں سارا عرصہ ترانے پیش کرتی رہیں۔

حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا۔مردوں کے ہال کے علاوہ خواتین کے ہال میں بھی تشریف لے گئے۔لائبریری، کچن اور Basement کو بھی وزٹ کیا۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔پھر واپس تشریف لاکر وہاں پر موجود تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔دعا کے بعد ساڑھے چھ بجے فرینکفورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔راستہ میں ایک پٹرول پمپ پر قافلہ گاڑیوں میں پٹرول ڈلوانے کے لئے رکا تو حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور تھوڑی دیر کے لئے چہل قدمی فرمائی۔

شام نو بج کر بائیس منٹ پر بیت السبوح، فرینکفورٹ آمد ہوئی جہاں کثیر تعداد میں موجود مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔حضور انور نے پہلے خواتین کو السلام علیکم کہا اور پھر لمبی قطار میں کھڑے احباب جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے اور ان کے نعروں کا ہاتھ ہلا کر جواب دیتے ہوئے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ آٹھ سو کے قریب مرد و زن اور بچے بیت السبوح کے احاطہ میں موجود تھے۔

دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❀❀❀❀❀❀

بقیہ: رپورٹ سمپوزیم احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز از صفحہ 16

کے متعلق خوب غور کر کے بنیادی قسم کے Solar System بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔اس وقت تک جو معلومات مجھے ملی ہیں وہ تو بہت حوصلہ پست کرنے والی ہیں کیونکہ Solar Cells بہت مہنگے ہیں بلکہ پورا سسٹم ہی بہت زیادہ قیمت کا ہے۔اس لئے مَیں آپ میں سے اُن کو جو اس فیلڈ کے ہیں یعنی Solar Energy System کی فیلڈ میں، ان کو کہتا ہوں کہ ایسے طریقے اور ڈیزائن تلاش کریں جن سے قیمت میں کمی کی جاسکے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آپ کے لئے، یعنی احمدی انجینئرز کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے فی الحال امریکہ نے سولر سیل کی Manufacturing کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہے۔اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہمیں اور بھی زیادہ سنجیدہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ وقت بہت تیزی سے قریب آرہا ہے جب آپ دیکھیں گے کہ ہر وہ چیز جو امریکہ سے آئے گی وہ بہت کمیاب ہوگی۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ چند باتیں مَیں نے آپ سے کہنی تھیں۔اللہ آپ کو جماعت کا بہت مستعد اور مخلص حصہ بنائے اور اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کی عقل و سمجھ میں برکت عطا فرمائے۔آمین

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اختتامی دعا کروائی اور پھر سمپوزیم کے شرکاء نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

(رپورٹ مرتبہ: محبوب الرحمن۔
جنرل سیکرٹری یورپین چیپٹر)

❀❀❀❀❀

اعلان نکاح ورخصتی

مورخہ ۹ رجون ۲۰۰۴ء کو عزیز طاہر احمد ابن رمضان خان مرحوم معلم وقف جدید بیرون کا نکاح ہمراہ روشن جہاں بنت مکرم برکت علی صاحب معلم وقف جدید بیرون حق مہر مبلغ اکیس ہزار روپے پر مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے پڑھایا۔اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔محترم برکت علی صاحب چونکہ نو مبائعین میں سے ہیں وہ اور ان کی اہلیہ آٹھ سال سے شدید مخالفت کے باوجود احمدیت پر قائم و دائم ہیں۔مخالفین کہتے تھے کہ تمہاری بچی کا رشتہ نہیں ہونے دیں گے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیز طاہر احمد صاحب جو نو مبائعین میں سے ہیں کے ساتھ یہ رشتہ طے پایا۔اور علاقہ کے مخالفین نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی حسرتوں کا گلا گھٹتے ہوئے دیکھا۔اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک بنائے اور آئندہ بھی ایسی تائید و نصرت کے واقعات ہمارے شامل حال ہوں۔آمین۔

(اعانت بدر-/۱۰۰)(ظفر احمد گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور یوپی)

درخواست دُعا

مکرم الحاج ابراہیم صاحب بی اے بونسو آف گھانا افریقہ اپنے اور اپنے اہل خانہ کی دینی و دنیاوی ترقیات صحت و سلامتی والی درازی عمر نیز دشمن کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔(اعانت بدر-/۱۰۰)(داؤد احمد نورانی اُڑیسہ)

اخبار بدر میں کاروباری اشتہار
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

واقفین وواقفات نو کا روشن مستقبل

.....................طاہر احمد بیگ انچارج دفتر وقف نو قادیان.....................

سیدنا و مولانا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی تحریک کی نبیاد رکھی جس کو اگر مستقبل کا خوبصورت باغ قرار دیا جائے تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ واقفین و واقفات نو دراصل چمن احمدیہ کی وہ عظیم کونپل ہیں جنہوں نے مستقبل میں تناور درخت بن کر دُکھی انسانیت کو اپنی ٹھنڈی چھاؤں میں سکون دینا ہے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام حق دنیا کے ہر کونے میں پہنچا کر عوام الناس کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عباد بنانے کی سعی لیل ونہار کرنی ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کیلئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ اسلام کی ایک صدی غلبۂ اسلام کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دُعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کیلئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ الغرض وقف نو تحریک کے بچے کوئی معمولی بچے نہیں بلکہ وہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بچے ہیں۔ اسلئے واقفین و واقفات نو کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ اپنے مقام و مرتبہ کو سمجھ کر ہر میدان میں سب سے آگے نکل جائیں۔

واقفین و واقفات نو وہ روحانی فوج ہے جس نے اسلام واحمدیت کا جھنڈا دنیا بھر میں اپنے عظیم ترین اخلاق کے ذریعہ بلند کرنا ہے اور تائید الٰہی کے ساتھ تمام دیگر ادیان باطلہ پر اسلام کا پرچم گاڑ دینا ہے۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے والدین کا فرض ہے کہ وہ ان بچوں اور بچیوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ بچپن سے ہی بدی سے نفرت کرنے والے ہوں اور نیک کاموں میں سب سے آگے ہوں لیکن یہ تبھی ممکن ہو سکتا ہے جب والدین خود نیک ہوں کیونکہ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے اگر خود نیک نہ ہوں تو یہ اُمید کرنا فضول ہے کہ اولاد نیک ہو۔ الغرض واقفین نو والدین کی اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے خود اور اپنے ان بچوں کو جن کو کہ انہوں نے خدا کے حضور پیش کئے ہیں ایسی تربیت کریں کہ خدا کا قرب حاصل ہو۔ کیونکہ واقفین نو وہ مبارک فوج ہے جس نے دنیا کے ہر کونے میں جا کر لوگوں کی روحانی تربیت کرنی ہے اور ان کو ''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة '' کے مطابق عمل کرانے کی کوشش کرنی ہے اور اسلام احمدیت کی ترقی کیلئے بہت سے مشکلات و مصائب برداشت کرنے ہیں چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے پھر تم واپس نہیں جاسکتے اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کردو اور پھر کبھی واپس نہ لوٹو پھر تم آگے آؤ ورنہ تم اُلٹے قدموں واپس مُڑ جاؤ۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے واپس نہیں مُڑا کرتا۔ (خطبہ جمعہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

حضور انور کے مبارک الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ واقفین و واقفات نو نے دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کرنا ہے لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے جب والدین ان بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کریں گے کیونکہ اب تو یہ بچے والدین کے پاس جماعت کی امانت ہیں اگر والدین نے کوئی خیانت کی تو اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونگے۔ خدا کے حضور دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام والدین کو اپنے بچوں اور بچیوں کی احسن رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ اماء اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

''پس خاص طور پر انہی بچیوں کی جنہوں نے اگلی نسل کی مائیں بننا ہے بچپن سے ہی اسلامی تعلیمات کے مطابق پرورش کریں یہ ذمہ داری جہاد کی ذمہ داری سے کم نہیں اگر بچیوں کی تربیت اچھی ہوگی تو آئندہ بھی نیک نسلیں پیدا ہوں گی۔

اس زمانہ میں شیطان کا حملہ نت نئے انداز سے ہو رہا ہے کہیں آزادی نسواں کے غلط علمبرداروں کے ذریعہ کہیں بے پردگی کے ذریعہ کہیں ننگے لباسوں کے ذریعہ کہیں بے ہودہ فلمیں دکھانے کے ذریعہ تا کہ لوگ خدا تعالیٰ سے دور ہوں۔ دین سے بے رغبتی ہو اور دنیا کی ظاہری چکا چوند کی طرف رغبت پیدا ہو۔ احمدی عورت کیلئے میرا یہ پیغام ہے کہ آپ نے ان چیزوں کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کرنی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عزم پر قائم رہتے ہوئے خود بھی شیطان کے ان حملوں سے بچنا ہے اور اپنی اولادوں کو بھی ان سے محفوظ رکھنا ہے اس لئے اپنی اولادوں کے دلوں میں بچپن سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کریں اگر آپ اپنی اولاد کو دیندار بنانے کیلئے جہاد کریں گی اور دُعائیں کریں گی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ شیطان کا کوئی تسلط آپ کی نسل پر نہیں ہوگا۔ اللہ ایسا ہی کرے۔

پیغام لجنہ اماء اللہ بھارت بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۱/اکتوبر ۲۰۰۳ء

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفین و واقفات کو حضرت امیر المومنین کی نصائح کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے ذریعہ انقلاب عظیم دنیا میں برپا ہو اور یہ روحانیت کے اعلیٰ مدارج طے کرتے ہوئے اپنے آقا و مطاع بانی تحریک وقف نو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی روح کو تسکین دینے والے بن جائیں۔

ہم تیرے ساتھ ہیں

ہم تیرے ساتھ ہیں اے امام الزماں
اب تیرے ہاتھ ہیں ہم امام الزماں
تیرے دائیں بھی ہم تیرے بائیں بھی ہم
تیرے آگے لڑیں تیرے پیچھے چلیں
تیری تائید و نصرت فرشتوں سے ہو
ہم تیرے ساتھ ہیں اے امام الزماں

(محمد عبد الباسط انور حیدر آبادی حال مقیم دبئی)

معاصرین کی آراء

جیل ملازمین کی ملی بھگت

روزنامہ دینک جاگرن ۱۶/جون ۲۰۰۴ء اپنے اداریہ میں لکھتا ہے:

''دہشت گرد ستنام سنگھ عرف ستا تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود حفاظتی انتظامات کو ٹھینگا دکھا کر امرتسر جیل سے فرار ہو گیا۔ ستنام سنگھ لوٹ ڈکیتی اور پھروتی سمیت دو درجن سنگین جرائم کا ذمہ دار تھا۔ قانون کی گرفت سے اس کا بچ نکلنا لوگوں کی جان و مال کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اور پھر بھاگنے کے بعد وہ دوبارا نہی خوفناک کاموں میں ملوث ہو جائے گا۔ اس دہشت گرد کو پولیس نے بہت مشکل سے پکڑا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس کے فرار ہونے سے ان پولیس ملازمین کو بھی خطرہ ہے جنہوں نے اُسے پکڑا تھا۔

یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ جہاں ایک طرف کچھ پولیس ملازمین اپنی جان پر کھیل کر قانون کی بالا دستی کیلئے مجرموں کو گرفتار کرتے ہیں وہیں جیل کے ملازمین مجرموں کو بھاگنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ ستنام سنگھ کے معاملہ میں بھی ایسا ہی ہوا ہے اُسے علاج کیلئے ہسپتال میں بھرتی کرایا گیا تھا۔ لیکن وہاں سے وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے جب ہسپتال یا حراست سے کوئی مجرم بھاگا ہو ریاست میں ایسے واقعات پہلے بھی ہو چکے ہیں ابھی چند دنوں قبل امرتسر میں ہی ایک قیدی نے جیل ملازم کو اتنی شراب پلائی کہ وہ مدہوش ہو گیا اور قیدی بھاگ گیا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ سرکار جیلوں کے سدھار کیلئے عملی قدم اُٹھانے اور ساتھ ان جیل ملازمین کے خلاف بھی کڑی کارروائی کرے جو مجرموں کو بھگانے میں معاون ہوتے ہیں...

کارگل کی جنگ - ایک نظر میں

☆ - کارگل کی جنگ ۷۴ دن ہوئی۔
☆ - جنگ کا رقبہ ۱۵۰ کلو میٹر تک پھیلا ہوا تھا۔
☆ - اس میں بیس ہزار ہندوستانی فوجی شامل ہوئے۔
☆ - گھس پیٹھیے ۱۵۰۰ تھے۔
☆ - روزانہ پانچ ہزار گولے چھوڑے گئے۔
☆ - پندرہ ہزار ٹن گولہ بارود خرچ ہوا۔
☆ - ہوائی فوج کے ۵۵۰ حملے ہوئے۔
☆ - ۱۵۰ کھوجی جہاز شامل ہوئے۔
☆ - ۴۷۴ ہندوستانی کام آئے۔
☆ - ۷۰۰ زخمی ہوئے۔
☆ - ۶۹۶ گھس پیٹھیے مارے گئے۔
☆ - اس جنگ کا کل خرچ پانچ ہزار کروڑ روپئے تھا۔

حیدرآباد میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار انعقاد

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی شمولیت و خطاب

جماعت احمدیہ حیدرآباد نے مورخہ ۸؍جون ۰۴ء بروز منگل بعد نماز عصر مسجد احمدیہ فلک نما میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی بعض ضروری مصروفیات کی وجہ سے آپ کے ارشاد پر جلسے کی شروعات محترم سیٹھ سہیل احمد صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور اُس کا ترجمہ محترم حمید احمد صاحب غوری صدر حلقہ فلک نما نے پڑھ کر سنایا۔ نظم مکرم شجاعت حسین صاحب آف کاچی گوڑہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جلسے کی پہلی تقریر بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام توحید'' مکرم مولوی حمید احمد صاحب غوری نے کی۔ دوسری تقریر بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ'' خاکسار مقصود احمد بھٹی نے کی خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق تبلیغ کو اور دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ہونے والے حالات و واقعات کو بیان کیا۔ تیسری تقریر محترم سیٹھ عبدالصمد صاحب نے بعنوان ''عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کی آپ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشق رسولؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ رسولؐ کے واقعات کو بیان فرمایا۔ موصوف کی تقریر کے بعد نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مکرم محمد مطاہر احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ دوران جلسہ حضرت صاحبزادہ صاحب تشریف لا چکے تھے۔ نعت کے بعد صدرِ اجلاس حضرت صاحبزادہ صاحب کا صدارتی خطاب ہوا۔ آپ نے نہایت ہی عمدہ انداز میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر شاندار روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ بغیر اسوہ محمدی صلعم کے ہم روحانی ترقی نہیں کر سکتے اس لئے ہر ایک احمدی اسوہ محمدیؐ کا مظہر بن جائے۔ دُعا کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ اُس کے بعد تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس طرح یہ بابرکت جلسہ رات ۹:۳۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ سکندرآباد کے احباب و خواتین نے بھی شمولیت اختیار کی۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد)

برھم پور (بنگال) میں دس روزہ تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برھم پور سرکل میں مورخہ ۲ تا ۱۲؍جون دس روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں مرشدآباد ضلع کی ۱۷ جماعتوں سے ۴۳ طلباء حاضر ہوئے۔ جن میں اکثریت نومبائعین کی تھی۔ تربیتی کلاس کا افتتاح خاکسار کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ اس کے بعد جناب امیر صاحب بنگال و آسام کے مقرر کردہ کورس بر موقعہ تربیتی کلاس کے مطابق مقررہ اساتذہ کرام نے کلاسز لیں۔ روزانہ کلاس کے علاوہ مجلس سوال و جواب بھی ہوئی M.T.A سے استفادہ بھی کروایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ڈاکیومنٹری فلم دکھائی۔ تفریحی پروگرام بھی ہوئے علمی مقابلہ جات اور امتحان بھی ہوا۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء اس طرح ہیں:

مقابلہ حسن قرأت: اوّل: عزیزم لال چاند شیخ کیشب پود، اوّل: چاند محمد اسلام پور، دوئم: صعود علی بھرتپور، سوئم: عبدالرحمٰن تیز سنگھ پورہ۔

مقابلہ نظم خوانی: اوّل عزیزم مرزا وسیم احمد ہڑ ہڑی، دوئم اللہ راکھا اسلام پور، سوئم لال چاند شیخ کیشب پور۔

مقابلہ تقاریر: اوّل عزیزم صعود علی بھرتپور، اوّل: مرزا وسیم احمد ہڑ ہڑی، دوئم: شاہ نور رحمٰن بھرتپور، سوئم: تاج الدین جھولیپور، سوئم: پیارالاسلام کمار پور۔

مقابلہ کوئز: اوّل عزیزم عصمت علی پولیہ، دوئم لال چاند شیخ کیشب پور، سوئم صعود علی بھرتپور۔

مورخہ ۰۴-۶-۱۱ کو محترم امیر صاحب بنگال و آسام نے یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد مکرم موصوف نے کلاس میں طلباء سے خطاب فرمایا۔

اختتامی اجلاس و تقریب تقسیم انعامات: مورخہ ۰۴-۶-۱۱ کو بعد نماز مغرب مکرم امیر صاحب بنگال و آسام کی زیر صدارت اختتامی اجلاس و تقریب تقسیم انعامات عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن و نظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب نے طلباء کے درمیان انعام تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد خاکسار نے تمام ان احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کلاس کے انعقاد کرنے میں مختلف طریق پر تعاون فرمایا۔ مکرم امیر صاحب کے صدارتی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دُعا کی اور یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ (شیخ محمد علی مبلغ سرکل انچارج مرشدآباد بنگال)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھارت کی مختلف جماعتوں نے میلاد النبیؐ کے مبارک موقعہ کی مناسبت سے نہایت شان اور احترام سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کئے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت و مدح پیش کی گئی اور آپ کی سیرۃ کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔ تلاوت قرآن مجید اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے جلسوں کا آغاز ہوا اور اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتام ہوا۔ کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی۔ تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر کو بھجوائی گئی ہیں جو تنگی صفحات کے پیش نظر نہایت اختصار سے شائع کی جارہی ہیں۔ (ادارہ)

دھلی: ۔جماعت احمدیہ دہلی نے احمدیہ مسجد بیت الہادی میں بعد دوپہر 9 مئی کو مکرم ارادت احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ مکرم سرور رضا صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ نے تلاوت کی۔ عزیز سید سعید الدین صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم عبدالباسط صاحب آف کینڈا۔ مکرم شباب احمد صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب، مکرم صادق داؤد صاحب (بزبان انگریزی) اور خاکسار سید کلیم الدین نے تقاریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (سید کلیم الدین مبلغ سلسلہ)

کرڈاپلی: ۔۳ مئی کو جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے محترم عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا مکرم مظفر الدین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم روشن احمد خان صاحب شیخ منار۔ شیخ فاروق انور خان صاحب۔ شیخ احمد صاحب۔ رشید احمد صاحب۔ تاتار محمد۔ عبدالحفیظ صاحب۔ شیخ ناصر احمد معلم سلسلہ شیخ مطیع الرحمٰن صاحب نائب صدر۔ خاکسار نے تقریر کی۔ ۴ مئی کو مسجد طاہر میں جلسہ ہوا جس میں ۶ مقررین نے تقریر کی۔ ۵ مئی کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جامع مسجد میں نیز مسجد طاہر میں جلسہ ہوا۔ (شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ)

لکھنؤ: ۔جماعت احمدیہ لکھنؤ نے ۳ مئی کو احمدیہ مسجد دارالبلاغ میں بعد نماز مغرب و عشاء محترم چوہدری محمد نسیم صاحب امیر صوبائی یوپی کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔ مسجد احمدیہ کو بجلی کے رنگین قمقموں اور رنگ برنگی لڑیوں سے سجایا گیا۔ مکرم حافظ کرامت احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی رحمٰن خان صاحب مکرم مولوی علی حسن صاحب مکرم مولوی مختار علی صاحب۔ مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب۔ اور محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ (امیر صوبائی یوپی)

چنداپور کاماریڈی: ۹ مئی کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد معین الدین صاحب قائمقام صدر جماعت جلسہ ہوا۔ مقامی جماعت کے علاوہ قریبی جماعتوں سرم پلی۔ تلانڈ گو۔ ابلوائی سے نومبائعین نے شرکت کی۔ مکرم غلام محمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم محمد مصطفیٰ صاحب معلم مکرم محمد عمر صاحب معلم، مکرم سی کے ریاض الدین صاحب معلم۔ اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا جبکہ مکرم خلیل احمد صاحب نومبائع نے اپنے نیک تاثرات بیان کئے۔ اس موقعہ پر حاضرین جلسہ کو کھانا بھی کھلایا گیا۔ (محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد)

دُعائے مغفرت

مورخہ ۴؍مارچ ۲۰۰۴ء مکرم ظہور حسن صاحب دانی سابق صدر بسنہ پردا چھتیس گڑھ کا انتقال ہوگیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) موصوف تقریباً ۷۰ سال کی عمر کے تھے۔

موصوف صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعاگو اور سلسلہ احمدیہ سے بہت محبت رکھنے والے وجود تھے دورانِ صدارت جماعت کی ترقی کیلئے کافی محنت و مشقت کے ساتھ ساتھ دُعا بھی کرتے تھے۔ ۲۰؍فروری ۲۰۰۴ء کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر موصوف نے اپنی زندگی میں قادیان کی حالت نیز حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بعض پہلو اور آنکھوں دیکھے واقعات ہمیں سنائے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین) (حلیم احمد سرکل انچارج بسنا- پردا- چھتیس گڑھ)

ضروری اعلان

ناظمین کرام مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع میں شرکت کے تعلق سے ایک ضروری حدایت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

''ناظمین اضلاع، زعماء مجالس کی اجتماع میں شرکت لازمی ہے۔ انتہائی ناگزیر حالات کی بناء پر قاعدہ نمبر ۱۸۸ دستور اساسی کے تحت صدر محترم سے پیشگی اجازت حاصل کرنا ہوگی۔ (حدایات برائے مجالس انصار اللہ صفحہ ۹)

قاعدہ نمبر ۱۸۸ دستور اساسی اس طرح ہے۔

''اندرون ملک، ناظمین علاقہ، ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کی مرکزی اجتماع میں حاضری ضروری ہوگی سوائے اس کے کہ وہ صدر مجلس سے قبل از وقت رخصت لے لیں''۔

لہٰذا جملہ ناظمین کرام خود بھی اور زعماء مجالس انصار اللہ کو بھی اس طرف ضروری توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ۔

(صدر اجتماع کمیٹی مجلس انصار اللہ بھارت)

مسجد بیت الرحمٰن امریکہ میں بین المذاہب دُعائیہ تقریب

(رپورٹ: کلیم بن حبیب-امریکہ)

۱۲ مارچ بروز جمعہ مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ امریکہ میں ایک بین المذاہب دُعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

اس تقریب کی غرض وغایت یہ تھی کہ اس علاقہ کی عبادتگاہوں کے منتظمین اور ہمسایہ احباب کرام آپس میں مل بیٹھیں، ایک دوسرے سے متعارف ہوں اور مل جل کر خدائے واحد و یگانہ کے حضور ایک دوسرے کیلئے فلاح و بہبود، امن و آشتی، اور محبت و یگانگت کیلئے دُعائیں کریں اور بھائی چارہ کی فضا کو پروان چڑھانے میں ایک دوسرے کے ممد و معاون بنیں۔

اگرچہ اس جمعہ خنک ہوائیں چل رہی تھیں اور حسب معمول کام کا دن بھی تھا مگر مذہب کو فوقیت دینے والی روحیں صبح آٹھ بجے سے پہلے بیت الرحمٰن میں آنی شروع ہوگئیں۔ ان کے استقبال اور خوش آمدید کیلئے امام شمشاد احمد ناصر صاحب کے ساتھ ڈاکٹر لئیق احمد، ڈاکٹر خالد عطاء، پرویز اسلم، چوہدری مشتاق، ڈاکٹر امجد چوہدری اور آفتاب علی صاحبان موجود تھے۔ انصار و خدام نے دیگر انتظامات کے علاوہ سب مہمانوں کیلئے ناشتہ کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ لٹریچر ڈیسک پر متعین خدام نے مہمانوں کو اسلامی کتب ورسائل کے علاوہ دیگر معلومات بھی فراہم کیں۔ صبح نو بجے تک ایک صد پچاس سے زیادہ مہمان تشریف لا چکے تھے۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی میری لینڈ اسٹیٹ کے لیفٹننٹ گورنر عزتمآب مائیکل سٹیل (Michael Steele) تھے۔

کارروائی کا آغاز مکرم محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب۔ امیر ریاستہائے متحدہ امریکہ نے مہمان خصوصی کی تشریف آوری کے بعد کیا۔ آپ نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ ہمیں آپ کی میزبانی پر بے حد خوشی ہے کیونکہ یہی تعلیم قرآن ہے کہ مختلف مذاہب کے پیروکار ایک جگہ مل بیٹھ کر خدائے واحد کی عبادت کریں اور ہمارے فرقہ کے بانی مبانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے بھی اس کی تاکید فرمائی۔ ہماری جماعت احمدیہ اس قسم کی تقاریب کا اکثر بیشتر انتظام کرتی رہتی ہے۔ جہاں دیگر مذاہب کے افراد کو اظہار خیال کیلئے مدعو کیا جاتا ہے۔ اسلئے یقین کیجئے کہ آپ کی تشریف آوری پر مسرت کا اظہار کرنا اور خوش آمدید کہنا محض رسمی نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے دل کی آواز ہے۔

اسکے بعد پروگرام کمیٹی کے صدر جون ویڈنڈے صاحب (Chaplin John Waidande) جو موڈریٹر کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے نے بھی تمام احباب کرام کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جونہی وہ مسجد میں داخل ہوئے تو یوں محسوس ہوا جیسے تمام فضا محبت واخوت، خوشی ومسرت سے معمور ہے جہاں مختلف مکاتیب فکر، مذہب اور رنگ ونسل والے شانہ بشانہ ہاتھوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے ہیں۔ آخر کو ہم سب ایک ہی نسل انسانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلئے ہمیں رشتۂ اخوت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا۔ آپ نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ تقریباً ۳۵ سال قبل ممبئی (انڈیا) میں انہوں نے ایک ایسی ہی تقریب میں شمولیت کی تھی جس کا انتظام بھی احمدیہ جماعت نے ہی کیا تھا۔ اس کے بعد عیسائی مذہب بدھ مذہب، یہودی مذہب، سکھ مت سے تعلق رکھنے والے حضرات نے اپنی اپنی مقدس کتب سے عالمگیر امن وآشتی کیلئے دُعائیں کیں۔

اس کے بعد ایمینول چرچ کے پاسٹر "گائے کیری" تشریف لائے اور اس موقع کی مناسبت سے سب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کاونٹی اور اسٹیٹ کے چند مخصوص افراد کا تعارف کرایا اور پھر بتایا کہ آج ہم اپنے عقاید اور کیمونٹی کے روابط کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ احمدیہ مسلم کیونٹی اور یہاں کے لوکل امام شمشاد ناصر ارد گرد کے تمام مذاہب کے پیروکاروں کو ایک دوسرے سے متعارف کرانے اور قریب تر لانے میں کوشاں ہیں جو یقیناً امن وآشتی کی جانب ایک اہم اقدام ہے۔ ہمارے علاقے میں اور بھی عقاید کے گروہ موجود ہیں انہیں جاننے پہچاننے اور سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ ان سے بھی روابط قائم کئے جائیں۔ خدا ہماری حکومت کے ملازمین پر بھی رحم کرے کیونکہ تمام طاقت وقوت کا سرچشمہ خدا ہی ہے۔ آج ہم ایک دوسرے کیلئے خیر سگالی کا پیغام اور امید لئے یہاں جمع ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی مساعی کو خاص طور پر سراہا۔ ۔۔۔"

اس کے بعد پاسٹر ابی نظر یسول جو "سیونتھ ڈے چرچ" سے تعلق رکھتے ہیں تشریف لائے اور مہمان خصوصی عزتمآب مائیکل سٹیل صاحب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ آنجناب تعلیمی اور سیاسی میدان میں بہت نمایاں رہے ہیں اور یہ پہلے سیاہ فام ہیں جو میری لینڈ اسٹیٹ میں اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے ہیں اور مذہبی لحاظ سے بھی بہت فعال ہیں۔

اس تعارف کے بعد لیفٹننٹ گورنر صاحب نے سب سے پہلے محترم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا پھر شرکاء کو مبارکباد دی کہ سب نے اکٹھے ہو کر دُعا کی۔۔۔ اور بتایا کہ بسا اوقات ہم لوگ دُعا کو بالکل ہی نظر انداز کر بیٹھتے ہیں یا اس کی اہمیت کو کم سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ دُعا نہایت ضروری امر ہے۔۔۔ ہم سیاسیات میں ہوتے ہوئے بھی اپنے مذہب سے روگردانی نہیں کر سکتے جیسے ایک بار سابق صدر جمی کارٹر نے کہا تھا۔ ان دونوں میں تضاد نہیں۔۔۔ خدا ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔۔۔ آج دنیا مشکلات سے دوچار ہے اور محبت وامن کیلئے چیخ رہی ہے ہمیں ایسے ایماندار اور بااخلاق لیڈروں کی ضرورت ہے جو عوام الناس کے دکھ کا مداوا کر سکیں اور سکون قلب وجاں کا درس دے سکیں۔ اس کے بعد آپ نے عہد نامہ قدیم سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔

آپ کے اظہار خیال کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے انہیں ایک با ترجمہ انگریزی قرآن کریم مع تفسیر تحفہ میں پیش کیا جس کو لیفٹننٹ گورنر صاحب نے عقیدت وشکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہوئے کہا کہ وہ ضرور اس کا مطالعہ کریں گے۔

اس کے بعد فلپائن کیپٹل چرچ (Filipino Capitol Church) کے "پاسٹر مارسیلو سائن نے کہا کہ آج ہم سب کا یوں اکٹھا ہونا اتحاد کی ایک خوش آئند تصویر پیش کرتا ہے۔۔۔۔ مذہب اور حکومت ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔۔۔ ہم سب اللہ کی نظر میں ایک ہیں۔۔۔۔ ہم سب کو اپنے اپنے مذہبی عقاید اور رسم ورواج سے بالا ہو کر تمام معاشرہ کی فلاح وبہبود کے لئے دُعا اور سعی کرنی چاہئے"۔

آخر میں میری لینڈ جماعت کے صدر مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب نے جملہ حاضرین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس بات کا بر ملا اظہار کیا کہ مختلف النوع مکاتب فکر رکھنے والوں کا یوں مل جل کر ساتھ دُعا کرنا اور خدمت انسانی کا اعادہ کرنا، بہت ہی نیک شگون اور خوشکن ہے مجھے یقین ہے کہ اگر یہ طرز فکر ہر ایک کی فطرت ثانیہ بن جائے محض رسمی نہ ہو تو امن عالم کیلئے ایک مثبت قدم ثابت ہوگا۔۔۔ عوام الناس عموماً اپنے حاکموں کے دین کی پیروی کرتے ہیں اور لفظ "دین" اپنے اندر ایک جامعیت رکھتا ہے محض مذہبی قواعد وضوابط ہی نہیں اس میں تمام انسانی طور طریق، آداب و اسلوب اور طرز معاشرت اور افکار وخیالات سموئے ہوئے ہیں۔ آپ نے لیفٹننٹ گورنر صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ایک نیا انداز فکر پیش کیا اور کہا کہ اگر آپ جیسے لیڈر حکومت میں آگے آتے رہے تو انشاء اللہ عوام ان کی تائید وتقلید کرے گی اور ایسی یکجہتی کی فضا پیدا ہوگی جیسی ہم آج مشاہدہ کر رہے ہیں اور پھر اسکا دائرہ وسیع تر ہو کر کل عالم پر محیط ہو جائے گا اور دنیا امن وچین کا سانس لے گی۔

آخر پر مکرم محترم امیر صاحب نے دُعا کرائی اور یہ تقریب نہایت خیر وخوبی سے وقت مقررہ پر اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ تمام متلاشیان حق کی رہنمائی کرے۔

کتب دستیاب ہیں

نظارت نشر واشاعت قادیان میں درج ذیل کتب دستیاب ہیں جماعتیں اور احباب جماعت اپنی ضرورت کے مطابق منگوا سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کیلئے نظارت نشر واشاعت قادیان سے رابطہ کریں۔ فون وفیکس نمبر ہے

01872-220749

۱- تفسیر کبیر (پانچ جلدوں پر مشتمل) از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ
۲- ترجمہ قرآن (اردو) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ
۳- ھومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل (نیا ایڈیشن) حصہ اول ودوم
۴- کلام طاہر- منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ
۵- مشعل راہ (حصہ اول) خطبات حضرت مصلح موعودؓ برائے خدام الاحمدیہ
۶- الازھار لذوات الخمار- اوڑھنی والیوں کے پھول (خطبات حضرت مصلح موعودؓ برائے لجنہ اماء اللہ
۷- سیرت خاتم النبیین مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاءؓ
۸- پاکٹ بک مرتبہ محترم ملک عبد الرحمان صاحب خادم
۹- فقہ احمدیہ (عبادات) مؤلفہ تدوین فقہ کمیٹی
۱۰- ایک مرد خدا (اردو) Ian Adamson

(ناظر نشر واشاعت قادیان)

درخواست دُعا

خاکسار کے والد محترم گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں والدہ محترمہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے ان کی کامل صحت کیلئے دیگر بہن بھائیوں کی صحت وسلامتی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے۔ راجوری میں مسجد بن رہی ہے اس سلسلہ میں مخالفت زوروں پر ہے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو کامیابیوں کے ساتھ دن بدن آگے بڑھائے۔ آمین۔ اعانت بدر ۵۰/- (محمد حفیظ بھٹی خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ)

☆- مکرم ایم خلیل احمد صاحب ناظم انصار اللہ تامل ناڈو اپنے بیٹے کے ناصر احمد کی شادی جو ہمراہ عزیزہ کے جے نصرین میرا کے ساتھ طے پائی ہے کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (منیجر بدر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15282 : مَیں ٹی کے کویامٹی ولد محترم احمد کٹی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر ۸۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۶ء ساکن کوڈیاتھورڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۰۴-۴-۴ کو وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اراضی زرعی ۱۶۱ سینٹ

۱-۵۰ سینٹ تاڑتلپر مپ نمبر ۸/۳ قیمت -/500000

۲-۶ سینٹ چرپاکوناپرمب نمبر ۱۲/۱۰ قیمت -/250000

۳-۳۰ سینٹ کٹی پوٹل نمبر ۷/۲ قیمت -/125000

۴-۷۵ سینٹ کٹی پوٹل نمبر ۷/۲ قیمت -/100000

۵-نقد بینک بیلنس -/125000

میزان 110000-00

میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ -/4000 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	ٹی کے کویامٹی	ایم سی محمد

وصیت نمبر 15283 : میں کے عبدالسلام معلم ولد محترم کے محمد کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پنگاڈی ڈاکخانہ پنگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۰۴-۳-۲۹ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3370 روپے ہے۔ معلم انجمن وقف جدید (اندرون) کی خدمت کرتا ہوں۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ایم ظفر احمد مبلغ سلسلہ کوڈالی	کے عبدالسلام	محمد انور احمد قادیان

38واں جلسہ سالانہ یوکے 2004

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال اڑتیسواں جلسہ سالانہ یوکے مورخہ 31/30 جولائی اور یکم اگست 2004 بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ لندن (یوکے) میں منعقد ہوگا۔ مورخہ 4.4.04 کو بھجوائے جاچکے ہیں۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

درخواست دُعا

اسیران راہ مولیٰ جو ایک عرصہ سے پاکستان کی جیلوں میں اور کالکوٹھریوں میں اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔ ان سب کی باعزت رہائی کیلئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (ادارہ)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۰رجون ۰۴ء کو مسجد بیت الفضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ اللہ فرقان صاحبہ (اہلیہ مکرم شمیم احمد خان صاحب)

مکرمہ امۃ اللہ فرقان صاحبہ مورخہ ۷رجون ۲۰۰۴ء کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۵۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم نعمت اللہ گیلانی صاحب کی بیٹی تھیں۔ کینیا ممباسہ سے ان کے والد ۱۹۷۳ء میں یوکے آئے۔ آپ لجنہ بالہم کی صدر بھی رہ چکی ہیں۔ آپ نے ۲ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(۱) مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب

مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب مورخہ ۲۹رمارچ ۰۴ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ٹی آئی کالج میں ریاضی کے پروفیسر رہے اور بعد میں بطور ایڈیشنل وکیل المال اوّل خدمات سرانجام دیں۔ مختلف مرکزی کمیٹیوں نیز خدام اور انصار کی مرکزی مجالس عاملہ میں بھی مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(۲) مکرم راؤ تارا صاحب آف فجی

مکرم راؤ تارا صاحب ۲۴رمئی ۰۴ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا سارا وقت خدمت دین میں صرف ہوا۔ آپ جزیرہ رابی کے صدر جماعت تھے۔ مرحوم انتہائی مخلص اور نڈر احمدی تھے اور باوجود مخالفت کے انتہائی ثابت قدم رہے۔ جماعتی جلسوں اور پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے اور ہر قسم کی قربانی کیلئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ آپ نے اپنا ذاتی پلاٹ بھی مسجد کیلئے پیش کیا آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(۳) مکرم ملک خلیل الرحمان صاحب

مکرم ملک خلیل الرحمان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ ۱۹۷۴ء میں مرحوم جماعت قصور کے سیکرٹری امور عامہ تھے اور ان حالات میں بہت عمدہ کام کیا۔

(۴) مکرم میاں اقبال احمد جاوید صاحب آف سرگودھا

مکرم میاں اقبال احمد جاوید صاحب مورخہ ۱۸رمئی ۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت نیک اور مخلص بزرگ تھے۔

(۵) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب، ڈیفنس لاہور)

مکرمہ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ مورخہ ۱۲راپریل ۰۴ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب سابق امیر حلقہ چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کی بڑی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور نافع الناس وجود تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

(۶) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ عبدالغنی صاحب)

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۵رمارچ ۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم شیخ غلام نبی صاحب صحابی ریٹائرڈ تھانیدار نوشہرہ ککے زئیاں کی بیٹی تھیں۔ بہت عبادت کرنے والی، دُعا گو اور بچپن سے ہی تہجد گزار تھیں۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عشق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۷) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (بنت مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی مرحوم درویش قادیان)

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ مورخہ ۱۲رمارچ ۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کو قرآن کریم سے بے پناہ عشق تھا اور آپ نے بے شمار احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

(۸) مکرمہ والدہ محترمہ سعید الرحمان صاحب (مبلغ سلسلہ نائیجیریا)

آپ مورخہ ۲راپریل ۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہماری تاریخ

”ہمارے دوستوں کوتو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے“

جن دنوں امرتسر میں ڈپٹی آتھم سے مباحثہ تھا (مئی ۱۸۹۳ء) ایک رات خان محمد شاہ مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا اطراف سے بہت سے دوست مباحثہ دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) اُس دن جس کی شام کا میں واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں معمولاً سر درد سے بیمار ہو گئے تھے۔ شام کو مشتاقانِ زیارت ہمہ تن چشم انتظار ہو رہے تھے حضرت مجمع میں تشریف لائے منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے کمال محبت اور رسم دوستی کی بناء پر بیماری کی تکلیف کی نسبت پوچھنا شروع کیا اور کہا ”آپ کا کام بہت نازک اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے آپ کو چاہئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کیلئے ہر روز تیار ہونی چاہئے“۔

حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) نے فرمایا:

”ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اَور باتوں کی چنداں پروا نہیں کرتیں“۔ اس پر ہمارے پُرانے موحد خوش اخلاق طبع مولوی عبداللہ غزنوی کے مرید منشی عبدالحق صاحب فرماتے ہیں: ”اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کرنہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے کیلئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ممکن ہے کہ میرا حکم کبھی ٹل جائے اور میرے کھانے کے اہتمام خاص میں کوئی سرِ مو فرق آجائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں“۔ میں ایک طرف بیٹھا تھا اور منشی صاحب کی اِس بات پر اس وقت خوش ہوا۔ اس لئے کہ بظاہر یہ بات میرے محبوب آقا کے حق میں تھی اور میں خود فرط محبت سے اِسی سوچ بچار میں رہتا تھا کہ معمولی غذا سے زیادہ عمدہ غذا آپ کیلئے ہونی چاہئے۔ اور ایک دماغی محنت کرنے والے انسان کے حق میں لنگر کا معمولی کھانا بدل ما یتحلل نہیں ہوسکتا اِس بناء پر میں نے منشی صاحب کو اپنا بڑا مؤید پایا اور بے سوچے سمجھے (درحقیقت ان دنوں الٰہیات میں میری معرفت ہنوز بہت سادہ رس چاہتی تھی) بوڑھے صوفی اور عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کے تربیت یافتہ تجربہ کار کی تائید میں بول اٹھا کہ ہاں حضرت، منشی صاحب درست فرماتے ہیں حضور کو بھی چاہئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں۔ حضرت نے میری طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا ”ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے“۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں زکی الحس آدمی اور ان دنوں تک عزت و بے عزتی کو دنیا داروں کی عرفی اصطلاح کے قالب میں ڈھالنے اور اپنے تئیں ہر بات میں کچھ سمجھنے اور ماننے والا! بس خدا ہی جانتا ہے کہ میں اُس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوا اور مجھے سخت افسوس ہوا کہ کیوں میں نے ایک لمحے کیلئے بھی بوڑھے تجربہ کار زم خوصوفی کی پیروی کی۔ (سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ ۵۲-۵۳ مطبوعہ ۴ر اپریل ۱۹۲۴ء)

طلباء کیلئے مفید معلومات

فارمیسی

بھارت میں فارمیسی کی تعلیم دو اداروں کے ذریعہ ریگولر طور پر دی جاتی ہے ایک ہے A.I.C.T.I. دوسرا ہے P.C.I میرٹ کی بنیاد پر داخلہ ہوتا ہے سبھی صوبوں کے ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کے ذریعہ منعقدہ امتحان کے ذریعہ داخلہ ہوتا ہے کورس پورا ہونے کے بعد اُمیدوار کو کسی بھی گورنمنٹ کے منظور شدہ ہسپتال فارمیسی یا ڈسپنسری سے تربیت لینی ہوتی ہے یاد رکھیں کہ صرف ڈپلومہ آپ کو فارمیسی ٹیکنیشین یا ہسپتال میں فارماسسٹ کی نوکری کیلئے کافی ہے۔

اس تعلق میں مشہور تعلیمی ادارے درج ذیل ہیں:-

۱-کالج آف فارمیسی یونیورسٹی آف دہلی- پشپ وہار سیکٹر-13 نئی دہلی

۲-فیکلٹی آف فارمیسی جامعہ ہمدرد نگر نئی دہلی (یہ جگہ احمدیہ مسلم مشن دہلی کے نزدیک ہے)

۳-اندرا کالج آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی ہولمبی خورد-نئی دہلی

۴-برلا انسٹی چیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ سائنس ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسی پلانی

۵-برکت اللہ یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسی بھوپال

۶-ڈاکٹر گور یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف فارماسیوٹیکل ساگر-کرناٹک

قابلیت: +ڈی فارمیسی کیلئے کم از کم قابلیت میڈیکل سائنس سے بارھویں جماعت پاس کرنا ہے۔
اور بی فارمیسی کیلئے کم از کم بی ایس سی میڈیکل سائنس سے۔

گر یہ مہدی کو مان لیویں

اک سمندر ایک دریا
ہزار صحراؤں کی بستی
شہر سُونا لوگ ظالم
اور پاگل پن سی مستی
زندگی کا مول تھوڑا
مفلسوں کی جان سستی
نہ کوئی پنچھی نہ کوئی ساون
نہ رحمتوں کی بارشیں برستی
نہ کوئی گلشن نہ کوئی طائر
نہ باغ میں بلبلیں چہکتی
بچہ بچہ ایک ڈاکو
ہر جگہ وحشت پنپتی
گلیاں گلیاں آگ اُگلیں
جیسے ناگن کوئی ڈستی
ہر ایک چہرا تاریک چہرا
چہروں پر لعنت ٹپکتی
اے خدایا رحم کیجیو
ان کو تھوڑا فہم دیجیو
گر یہ مہدی کو مان لیویں
نور سے بھر جائے بستی

(طارق احمد ربانی - قادیان)

آپ کے خطوط - آپ کی رائے

آج کے علماءِ سوء

حقیقت پر پردہ ڈال کرامت کو بہکا رہے ہیں

۶ر اپریل ۲۰۰۴ء کے پرچہ ”سیاست“ حیدرآباد میں مولانا انصار اللہ قاسمی کی تقریر جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم میں کی گئی کا خلاصہ نظر سے گزرا۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ اب قیامت تک کسی ھادی یا کسی نبی کی ضرورت نہیں ایسا کہہ کر یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے منکر ہو گئے ہیں جس میں آپؐ نے فرمایا میری شریعت کو زندہ و تابندہ رکھنے کیلئے ہر صدی کے سر پر مجدد دین آتے رہیں گے۔ آپ نے آنے والے امام مہدی اور مسیح کے متعلق فرمایا وہ اللہ کا نبی ہوگا۔ یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا اور فرمایا اگر اس کے اور تمہارے درمیان برف کے پہاڑ بھی حائل ہوں تو گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے تو جا کر اسے میرا اسلام پہنچانا۔ اس حدیث سے مولانا انصار اللہ قاسمی بخوبی واقف ہیں لیکن پھر بھی حقیقت پر پردہ ڈال کرامت مسلمہ کو بہکا رہے ہیں۔ ان جیسے علماء پر آنحضرتؐ کی یہ حدیث صادق آتی ہے کہ آخر زمانے میں علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔

کیا مولانا قاسمی کو یہ حدیث یاد نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا:-

قُولُوا اِنَّهٗ خاتم النبیین ولا تقُولُوا لَا نبيَّ بَعْدَهٗ

کہ اے لوگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ان معنوں میں ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہیں آئے گا آپ پر دین اسلام کی شریعت مکمل ہوگئی ہے۔ آپ تمام نبیوں کے سردار افضل الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد آپ کی شان والا نبی کوئی نہیں آئے گا آپ کی غلامی میں آپ کی پیروی میں مجدد، ھادی، مہدی، نبی آتے رہیں گے اور شریعت کو تازہ کرتے رہیں گے آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کی بقا کیلئے ہر زمانے میں مجددین کا سلسلہ جاری رہے گا جیسا کہ قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ (محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ آندھرا پردیش)

معلومات عامہ

نظام شمسی میں ایک اور سیّارے کی دریافت

(رشید احمد چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن)

ماہر علوم فلکیات نے ۱۹۳۰ء میں جب پلوٹو (Pluto) سیارہ دریافت کیا تو یہ دعویٰ کیا کہ اس نظام شمسی میں سورج کے گرد ۹ سیارے اپنے اپنے دائرہ میں گھومتے ہیں جن کے نام سورج سے دوری کے اعتبار سے مندرجہ ذیل:

سیارہ	قُطر	سورج سے دُوری
مرکری (عطارد)	3032 میل	36 ملین میل
وینس (زھرہ)	7504 میل	67 ملین میل
زمین	7909 میل	92.752 ملین میل
مارس (مریخ)	4214 میل	141.3 ملین میل
جوپیٹر (مشتری)	80650 میل	482.5 ملین میل
سیٹرن (Saturn) (زحل)	74732 میل	887.1 ملین میل
یورینس (Uranus)	31693 میل	1780.02 ملین میل
Neptune	30685 میل	2839.6 ملین میل
پلوٹو (Pluto)	1485 میل	3666.66 ملین میل

ان سیاروں میں سے زمین کے علاوہ تا حال کسی سیارہ پر زندگی کے آثار نہیں ملے مگر بعض ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ بعض سیاروں پر زندگی کا امکان ہے اور زندگی کی تلاش میں خلائی جہاز دوسرے سیاروں پر بھجوائے جارہے ہیں۔

ماہرین فلکیات نے ابھی حال ہی میں ایک نیا سیّارہ دریافت کیا ہے جسے سڈنا کا نام دیا گیا ہے۔ اس سیارے کو ناسا کی ٹیم جس کی سربراہی کیلی فورنیا انسٹی ٹیوٹ آف سائنس ٹکنالوجی کے مائیک براؤن کررہے تھے فضائی ٹیلیسکوپ Spitzer کے ذریعہ دریافت کیا۔

سڈنا کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اسکا قطر ۱۲۰۰ میل کے لگ بھگ ہے اور یہ زمین سے ۶ بلین میل اور بعض اندازوں کے مطابق ۸ بلین میل دُور ہے اور شٹل کے ذریعہ وہاں پہنچنے تک ۴۰ سال لگیں گے۔ اپنے محور میں سورج کے گرد چکر لگانے کیلئے اسے ۱۰۵۰۰ سال لگتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ چٹانوں اور منجمد مادہ سے بنا ہوا ہے۔ سڈنا سیارہ پلوٹو سے سائز میں چھوٹا ہے۔

بعض ماہرین فلکیات اسے دسواں سیّارہ کہہ رہے ہیں مگر بعض اس کو سیارے کا درجہ نہیں دیتے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ابھی تک پلوٹو کو بھی سیارے کا درجہ نہیں دیتے۔ اور وہ پلوٹو کو بھی سیاروں کی لسٹ سے خارج کر دیتے ہیں کیونکہ پلوٹو سائز میں بہت چھوٹا ہے بلکہ بعض سیاروں کے چاندوں سے بھی چھوٹا ہے۔

سڈنا کے متعلق یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کا ایک چاند بھی ہے گو اسے فضائی ٹیلی سکوپ کے ذریعہ کنفرم کیا جارہا ایڈنبرا رائل آبزرویٹری کے ماہر فلکیات جان ڈیوس جو فلکیات پر مشہور کتاب Beyond Pluto (پلوٹو سے پرے) کے مصنف ہیں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سڈنا کی دریافت ایک بہت اہم دریافت ہے انہوں نے کہا کہ اگر پلوٹو کو ہم گزشتہ ۷۴ سال سے سیارہ کہتے چلے آئے ہیں تو سڈنا کو سیارے کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ مگر برطانیہ کے سر پیٹرک مور جو ماہر فلکیات بھی ہیں اور ٹیلی ویژن براڈ کاسٹر بھی، ان کا خیال ہے کہ ہمیں پلوٹو کو بھی سیاروں کی فہرست سے نکال دینا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ فضا میں اور بھی بڑی بڑی اشیاء موجود ہیں۔ ان سب کو سیاروں کا درجہ دینا عقلمندی نہیں۔ اس طرح سڈنا کی دریافت سے ماہر فلکیات میں ایک دفعہ پھر پلوٹو کے بارہ میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا ہے کہ اسے سیارہ کا درجہ دینا چاہئے یا نہیں۔

منقولات

یہ مولوی پکّے منافق ہیں ایمان ان کے حلق سے نیچے (نہیں) اُترا ہے اور "چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی" کے مصداق ہیں

ان بے ضمیروں کے چہروں پر شرمندگی کا کوئی نشان نہیں

گزشتہ لوک سبھا انتخابات (الیکشن ۲۰۰۴ء) کئی اعتبار سے تاریخی اور منفرد رہے ان انتخابات سے قبل بی جے پی اور اس کی قبیل کی تنظیموں نے سارے ملک میں رائے دہندوں کو گمراہ کرنے کیلئے بڑے پیمانوں پر مہم چلائی اور اس مقصد کے تحت ملک میں اقلیتوں کے خودساختہ رہنماؤں مسلمان گماشوں، موقعہ پرست دانش وروں، بے ضمیر شاعروں، نیم خواندہ مولویوں کے علاوہ درگاہوں کے درجنوں سجادہ نشینوں سے بھی کام لیا گیا۔ آخری مرحلہ کی پولنگ سے ذرا پہلے دہلی کے شاہی امام نے اپنا شاہی فرمان جاری کیا تھا کہ مسلمان ضرور بی جے پی کو ووٹ دیں مسلمانوں نے اس کا الٹا کر دکھایا اور کانگریس کو برسراقتدار لاکر دکھایا اب دیوان جی اجمیر اور شاہی امام احمد بخاری کی ساکھ مسلمانوں میں کیا رہ گئی۔ اس پر تبصرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمانوں نے دانش مندی و دور اندیشی کے ساتھ بی جے پی دسنگھ پریوار کا بیڑہ اس طرح غرق کیا کہ بڑے بڑے دانشور عالم حیرت میں ڈوب گئے۔ واجپائی حمایت کمیٹی قائم کرنے والے کروڑوں روپئے ہضم کر کے واجپائی اڈوانی اور پرمود مہاجن کی قصیدہ خوانی میں مصروف تھے اور اب یہ لوگ اس کوشش میں ہیں کہ سونیا حمایت کمیٹی کا پرچم بلند کیا جائے۔ واجپائی حمایت کمیٹی اور واجپائی فین کلب کے ممبرس مسلمانوں کو بیوقوف بنا کر خود وزیر بننا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت نے کایا ہی پلٹ دی اور یہ لوگ اب بھاجپائی قائدین سے اظہار تعزیت کرنے بھی نہیں جاتے سچ ہے وقت کو بدلتے دیر نہیں لگتی تنظیم ائمہ مساجد کا خودساختہ صدر جمیل احمد الیاسی جو چاپلوسی اور سیاسی قائدین کی جوتیاں اٹھانے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا اب کسی اور نئے منصوبے کی تیاری میں مصروف ہے۔ واجپائی حمایت کمیٹی نے مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کیلئے ۱۰۰ کروڑ روپئے بی جے پی سے حاصل کئے تھے یہ موقع پرست اب وقت وحالات کو بدلتا ہوا دیکھ کر کانگریس سے اپنا پرانا رشتہ ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں مرکز میں کانگریس کا طوفان اس تیزی کے ساتھ آیا کہ ان نام نہاد سیاست دانوں کی سیاست کا محل پل بھر میں ڈھ گیا۔ یہ "پیشہ ور مذہبی قائدین" مسلم سماج کا ایک دھبہ بن گئے ہیں یہ نہ تو کانگریس کے دست ہیں اور نہ مسلمانوں کے بہی خواہ۔ بلکہ یہ لوگ روپیہ پیسہ اور عہدہ کے پجاری ہیں بعض مولویوں نے واجپائی کو مسلمانوں کا نجات دہندہ قرار دیا تھا اب یہ مولوی اپنا چولا بدل کر کانگریس کی صفوں میں آنے کیلئے بے چین ہیں یہ مولوی پکے منافق ہیں ایمان ان کے حلق سے نیچے اترا ہے۔ اور "چلو تم اُدھر کو، ہوا ہو جدھر کی" کے مصداق یہ مولوی ہوا کے رخ پر چلتے ہیں اگر یہ لوگ ہوا کے رخ پر نہ چلیں تو ان کا جینا دوبھر ہو جائے گا مسلمان ہندوستان میں اپنے ایمان کے تحفظ کیلئے اپنی جانوں تک کی بازی لگا دیتے ہیں لیکن یہ نام نہاد علماء، قائدین اپنے ذاتی فائدے کیلئے قوم تک داؤ پر لگا دیتے ہیں لیکن فتح تو بالآخر حق کی ہوتی ہے ۱۹۷۵ء میں جس وقت ملک میں ایمرجنسی کا نفاذ آنجہانی اندرا گاندھی نے عمل میں لایا تھا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلباء نے ملک بھر میں گھوم پھر کر اندرا گاندھی اور سنجے گاندھی کے "کارناموں" سے عوام کو واقف کروایا تھا اور واجپائی کے دور حکومت میں یہی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے دانشور خواجہ افتخار احمد نے واجپائی کی جانب عوام کا ذہن موڑنے اور بی جے پی کے ووٹوں میں اضافہ کیلئے جی جان سے کوشش کی۔ ان بے غیرتوں بدقماش لوگوں کے چہروں پر شرمندگی کا کوئی نشان نہیں ہے اور یہ ایک بار پھر نئی حکومت کی جانب اپنی "حمایت" کو منتقل کرنے کی تگ ودو میں ہیں تاکہ حکومت ان پر کوئی مہربانی کردے ان افراد کے سیاہ کارناموں سے مسلم اقلیت ناواقف نہیں لیکن حیرت تو ہمیں مرکزی وزراء اور کانگریسی قائدین اور خود وزیراعظم منوہن سنگھ جی پر ہے کہ وہ ان خودساختہ نمائندوں کو جھڑکتے کیوں نہیں۔ اگر ان افراد کو سرآنکھوں پر بٹھایا گیا تو پھر چچہ گری ایک مسلمہ حیثیت اختیار کر جائے گی اور چمچوں کی پذیرائی ہر سطح پر ہوگی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام کے حقیقی بہی خواہوں اور ہمدردوں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا واجپائی حمایت کمیٹی کے ذمہ دار ارکان دھکے مار کر نکال دیئے جانے کے قابل ہیں انہیں عزت دینا گویا ملک میں فسطائیت کے حامیوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے اگر فاشزم کے تائیدی مولویوں ملاؤں اور اماموں کی آؤ بھگت کی جاتی رہے تو ملک میں مسلمانوں کے استحصال کو روکا نہیں جا سکے گا مسلمانوں اور کمزور طبقات کے کروڑوں ووٹوں کے ذریعہ کانگریس برسراقتدار آئی ہے اور کانگریس کو کوئی کام ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ مسلم عوام میں اس کا غلط تاثر پیدا ہو۔

(محمد باقر حسین شاذ ایڈیٹر روزنامہ ساز دکن حیدرآباد)

(مرسلہ مقصود احمد بھٹی مبلغ حیدرآباد)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 | Tuesday 6 July 2004 | Issue No. 27

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے پہلے سمپوزیم سے

سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

مجھے جس بات سے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہو

احمدی انجینئرز اس سلسلہ میں جائزہ لے کر Feasibility رپورٹ تیار کریں (حضور انور)

(بیت الفتوح، لندن)- مورخہ ۹ رمئی بروز اتوار انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹ اور انجینئرز کے یورپین چیپٹر کا پہلا سمپوزیم بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا۔ جس میں ۱۱۷ انجینئرز، آرکیٹیکٹس، کمپیوٹر کے ماہرین اور سائنسدانوں نے شرکت کی۔ ان میں خواتین پروفیشنل کی تعداد ۱۴ تھی۔ ۶ ممبران نے اپنے پروفیشن سے متعلق مضامین پیش کئے جو کہ گرافکس اور کمپیوٹر کی مدد سے پیش کئے گئے۔ ان میں جرمنی سے مکرم مقصود جاوید صاحب اور وقاص بن سجاد صاحب نے جرمنی میں یکصد مساجد سے متعلق اپنے تجربات سے متعلق مضمون پڑھا۔ مکرم عطاء القدوس صاحب نے Multimedia through Satellite سے متعلق MTA کے حوالے سے مضمون پڑھا۔ مکرم انجم عثمان صاحب نے مسجد بیت الفتوح کے حوالے سے مضمون پڑھا۔ ملک مبارک احمد صاحب نے تیل نکالنے سے متعلق اپنی تجربات سے بھرپور معلومات بتائیں۔ مکرم مرزا لطیف احمد صاحب اور مرزا مبشر احمد صاحب نے AIMS کے متعلق تفصیلات بتائیں۔ اور مکرم ہاشم سعید صاحب نے Quality Management پر بہت قیمتی معلومات بہم پہنچائیں۔

ہر مضمون کے اختتام پر حاضرین کو Technical سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔

اس سمپوزیم کا نقطۂ عروج اس کا اختتامی اجلاس تھا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرما کر حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ جو رپورٹ اکرم احمدی صاحب چیئرمین احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے دی ہے وہ کافی حوصلہ افزا ہے۔ باوجود اس بات کے کہ یہ اس قسم کا پہلا سمپوزیم ہے پھر بھی کافی ٹیکنیکل موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ مجھے امید ہے اور جیسا کہ رپورٹ میں بھی بتایا گیا ہے کہ آپ سب نے بہت مفید گفتگو کی ہوگی اور آپس میں اپنے ٹیکنیکل نالج پر خوب تبادلہ خیال کیا ہوگا اور ایک دوسرے کے علم اور تجربہ سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ اللہ کرے یہ ایسوسی ایشن مستقبل میں پہلے سے زیادہ مستعد اور فعال ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنی بہترین قابلیت اور صلاحیت اور مہارت کو استعمال کرتے ہوئے جماعت کے مختلف منصوبوں میں خدمات بجالائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں آپ کو ان نکات کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا جن کے متعلق میرا خیال تھا کہ وہ آپ کی گفتگو میں شامل ہوں گے لیکن رپورٹ میں ان کا ذکر نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ ان امور کے متعلق سوچیں، غور کریں اور ان کو اوّلیت دیتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیت، تجربہ اور علم کو استعمال کرتے ہوئے جماعت کی مدد کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی تمام تر قابلیت اور صلاحیت کو جماعت کی بہتری کے لئے کام میں لائے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس قسم کی سوچ اپنے اندر تشکیل دے لے اور اس کے مطابق ہر انجینئر، کمپیوٹر سائنٹسٹ، ریسرچ ورکر اور ڈاکٹر جماعت کی خدمت کے لئے آگے آئے تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل نازل کرے گا اور آپ کی کوششوں کو پہلے سے زیادہ برکت دے گا۔ بلکہ مَیں کہوں گا کہ پہلے سے کئی گنا زیادہ برکت دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم اپنی زندگیاں پہلے سے زیادہ بلند مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے بسر کریں اور اللہ ہمیں جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب میں مختصراً آپ کے سامنے ان خدمات کا ذکر کرتا ہوں جو جماعت افریقہ کے غریب لوگوں کی کرتی ہے اور جس کے لئے آپ کی ماہرانہ خدمات کی ضرورت ہے۔ افریقی ممالک کے حالیہ دورے میں مَیں نے محسوس کیا ہے کہ صاف پانی کا مہیا نہ ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ وہاں کے دُور دراز علاقوں میں اگرچہ بین الاقوامی تنظیمیں اور NGOs وغیرہ نے ہینڈ پمپ لگانے کا کام شروع کیا ہوا ہے لیکن پھر بھی وہ ان سب لوگوں کی ضروریات کے لئے بالکل کافی نہیں ہے۔

ہماری جماعت بھی Humanity First کے ذریعہ سے انسانیت کی بھلائی کے اس کام میں مشغول ہے لیکن Technical Knowledge کی کمی اور بور کرنے کے لئے ڈرلنگ مشین (Drilling Machines) نہ ہونے کے باعث ہم اپنی اس خواہش کے باوجود کہ ہم ان ممالک کے غریب لوگوں کی خدمت کریں، اپنے ٹارگٹ حاصل نہیں کر سکے۔

اور جب ہم بور ہول ڈرل کروانے کی غرض سے ان ماہر کمپنیوں سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ اتنی زیادہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں کہ آرڈر دینے کا فیصلہ کرنے کے لئے کئی دفعہ غور کرنا پڑتا ہے۔ یعنی ایک ہینڈ پمپ لگوانے کے لئے -/4000 پاؤنڈ سے لے کر -/5000 پاؤنڈ تک کی رقم درکار ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں اسی قسم کا ایک ہینڈ پمپ لگانے کے لئے چالیس سے پچاس پاؤنڈ درکار ہوں گے۔ اتنی زیادہ قیمت کی وجہ ماہرین کے مطابق یہ ہے کہ زمین میں بعض جگہ کچھ گہرائی پر جا کر گریفائٹ کی چٹانیں ہیں اور ان چٹانوں کی وجہ سے ان جگہوں پر بور ہول کرنے کے لئے ڈائمنڈ (Diamond) کی Bit استعمال کرنی پڑتی ہے جو کہ بہت مہنگی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایک ڈائمنڈ ڈرل ایک بور ہول کے لئے کافی بھی نہیں ہوتی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے ان Technicalities کا تو بہت زیادہ علم نہیں ہے جو اس کام میں ہوتی ہیں۔ یہ انجینئرز اور جیالوجسٹ کا کام ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں جس بات میں مجھے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہونا چاہئے۔ ایک احمدی کو اس پہلو سے بہت فکرمند ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے مَیں آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کو خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک تفصیلی سروے کر کے ایک Feasibility Report تیار کریں کہ ہم کس طرح سے کم قیمت پر ڈرلنگ کر کے افریقہ کے ان ممالک میں زیادہ ہینڈ پمپ لگا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کے لئے عمارات تعمیر کر رہی ہے۔ مثلاً مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال وغیرہ۔ اس کے لئے بھی سول انجینئر اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں۔ اور بعض ممالک میں تو ہمارے پاس کوئی انجینئر یا آرکیٹیکٹ بھی نہیں ہیں جو ہمیں یہ مشورہ دے سکیں کہ کس قسم کی عمارتیں ہمیں بنانی چاہئیں جس سے ہمارا خرچہ بھی کم ہو اور عمارت بھی بہتر ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔

اسی طرح جیسا کہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ یورپ میں بھی تعمیر اور ڈیزائن کے لئے آپ کی ماہرانہ تجاویز کی ضرورت ہے۔ اکرم احمدی صاحب اور ایسوسی ایشن کے بعض دوسرے ممبران اس سلسلہ میں بہت مددگار ثابت ہوئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ مستقبل میں بھی اسی طرح مددگار رہوں گے۔ لیکن اب ایسوسی ایشن کے ممبران کو افریقی ممالک کے بارہ میں بھی سوچنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک اور بڑی دقت افریقی ممالک میں بجلی یا برقی طاقت کا میسر نہ آنا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے خیال میں ہمیں سورج سے حاصل کردہ توانائی کے متعلق غور کرنا چاہئے۔ کیونکہ بعض علاقوں میں ڈیزل یا پٹرول سے چلنے والے جنریٹر (Generator) کا استعمال بھی آسان نہیں ہے۔ بعض گاؤں سڑک سے ۷۰، ۸۰ میل دور ہوتے ہیں یا ان جگہوں سے جہاں سے پٹرول یا ڈیزل ملتا ہے بہت دور ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان جنریٹرز کے بریک ڈاؤن کی صورت میں کوئی مکینک بھی نہیں مل سکتا جو مرمت کر سکے۔

حضور نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہمیں اس

باقی صفحہ (۹) پر ملاحظہ فرمائیں